REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ وعلی عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

جلد ۴۲ — شمارہ ۲-۱

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- منیر احمد خادم

نائبین:- قریشی محمد فضل اللہ ، محمد نسیم خان

شرحِ چندہ: سالانہ ۱۰۰ روپے ، بیرونی ممالک — بذریعہ ہوائی ڈاک — ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن ، بذریعہ بحری ڈاک — دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان ۔ ۲۱/۱۴ جنوری ۱۹۹۳ء

۲۰/۱۲ رجب ۱۴۱۳ ہجری | ۲۱/۱۴ صلح ۱۳۷۲ ہش | ۲۱/۱۴ جنوری ۱۹۹۳ء

# قادیان دارالامان میں ۱۰۱ ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

## دنیا کے پندرہ ممالک سے شمعِ احمدیت کے پروانوں اور خلافت کے فدائیوں کا روحانی اجتماع

## سٹیلائٹ کے ذریعہ لندن سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور خطابات

رپورٹ : مکرم مولوی عنایت اللہ احمد صاحب نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ عالمگیر کا ۱۰۱ واں جلسہ سالانہ قادیان دارالامان میں ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۹۲ء کی تاریخوں میں منعقد ہو کر ذکر الٰہی، دعاؤں اور ربانی باتوں کے سننے سنانے کے روحانی ماحول میں کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

اگرچہ بابری مسجد کے انہدام اور اس کے نتیجہ میں رونما ہونے والے فسادات کی وجہ سے ہندوستان کے احمدیوں کی شرکت متاثر ہوئی اور بڑی تعداد میں احباب نے راستے کے امن کے متعلق غیر تسلی بخش اطلاعات کی بنا پر اپنی ریزرویشنز منسوخ کروا دیں۔ تاہم پاکستانی احمدیوں کی بھاری تعداد میں شمولیت نے جلسہ کی رونق میں کوئی [illegible] نہ ہونے دی۔ اور اس کے لئے ہم ہندوستان کی حکومت کے شکر گزار ہیں کہ ہمسایہ ملک کے ساتھ جذباتی لحاظ سے کشیدگی کے باوجود نہایت فراخدلی سے پاکستانی زائرین کو ویزے ایشو کئے اور ان کی واپسی تک ہر ممکن سیکیورٹی وغیرہ کی سہولتیں فراہم کیں۔

### خطابات حضور انور

اس تاریخی نوعیت کے نادر جلسہ [illegible] سٹیج لندن میں بنائی گئی تھی اور وہاں سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۶ ، ۲۷ ، ۲۸ دسمبر کو تین روح پرور خطابات ارشاد فرمائے۔ قادیان اور پاکستان کے علاوہ U.K ، جرمنی ، U.S.A ، کینیڈا ، فرانس ، ڈنمارک ، سویڈن ، ناروے ، انڈونیشیا ، ماریشس ، PAPUWA NEW GUINIE ، سری لنکا ، مصر وغیرہ ممالک کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اور یہاں چھ ہزار سے زائد حاضرین جلسہ قادیان میں حضور انور کے روح پرور خطابات کو براہ راست سننے اور ٹیلیویژن سیٹس پر حضور کی شبیہ مبارک کے دیدار سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ وہاں اسی وقت دنیا کے پانچ براعظموں کے مختلف ممالک اور بہت سے علاقوں میں احباب جماعت اکٹھے ہو کر حضور کے ان خطابات میں شامل ہو کر گویا جلسہ سالانہ قادیان میں روحانی طور پر شریک تھے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تاریخی جلسہ سالانہ کی کیفیت بیان کرتے ہوئے اپنے افتتاحی خطاب مورخہ ۲۶ دسمبر میں ارشاد فرمایا کہ

"آج جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر ایک عجیب جلسہ میں شریک ہے جس کی کوئی مثال جب سے کائنات عالم کی تخلیق ہوئی دیکھنے میں نہیں آئی۔ جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے ہیں ایسا حسین نظارہ پہلی مرتبہ زمین دیکھ رہی ہے اور ستارے آسمان سے یہ دلکش نظارہ دیکھ رہے ہیں کہ لندن سے قادیان کے جلسہ کو خطاب ہو رہا ہے اور یہ جلسہ (یعنی لندن مشن کے محمود ہال میں احباب جماعت کا جو اجتماع ہو وہ مراد ہے یا قادیان میں) قادیان کے لئے منعقد ہو رہا ہے۔ اور قادیان کے جلسہ میں شریک ہونے والے حاضرین کے ساتھ اکنافِ عالم میں بسنے والے، مشرق اور مغرب میں رہنے والے احمدی احباب بھی اسی طرح شریک ہیں۔"

حضور اقدس نے پانچ براعظموں کے مختلف خطوں کے مختلف اوقات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ لندن میں اس وقت صبح کے دس بج رہے ہیں لیکن اس وقت کہیں دوپہر ڈھل رہی ہے کہیں شام ہو رہی ہے اور کہیں رات کے مختلف پہر ہیں۔ گویا دن کے ۲۴ گھنٹوں میں کسی نہ کسی پہر میں تمام دنیا کے احمدی اس جلسہ میں شریک ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ نئی ایجادات کے ذریعہ احمدیت کے لئے نئی راہیں کھل رہی ہیں۔ اور حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام زمین میں اور کل عالم میں پھیلانے کے لئے آسمان کے ذریعے راہیں کھل رہی ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ہر دو روح پرور خطابات میں خاص طور پر دنیا کو انسانیت کا مساوات کا اور اتحاد و اتفاق کا پیغام دیا۔ اور ہندوستان میں بابری مسجد کے انہدام کے بعد رونما ہونے والے فسادات اور اس کے ردعمل میں پاکستان اور بنگلہ دیش وغیرہ

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۵ پر)

## اخبار احمدیہ

قادیان ۸ جنوری ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ پر مسجد فضل لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین نے تیسری دنیا کے ممالک بالخصوص ہندوستان اور پاکستان کو عدل و انصاف کے تقاضوں کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا کہ جب تک یہ ممالک اپنے اپنے ہاں عدل کی حکومت کا قیام نہیں کرتے خوف و ہراس کا شکار رہ کر ترقیات سے محروم رہیں گے۔

احباب جماعت احمدیہ کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے نصیحت فرمائی کہ وہ مختلف مذاہب کے رہنماؤں تک پہنچیں اور اسلامی اصول عدل و انصاف، مذہبی رواداری اور انسانیت کی تعلیم ان تک پہنچائیں۔ حضور نے فرمایا کہ سیاسی رہنماؤں کو نہیں چاہیئے کہ وہ عوام کے جذبات بھڑکا کر وہ باتیں پھیلائیں جو نفرتیں پیدا کرتی ہیں۔ بالخصوص ہندوستان اور پاکستان کو مخاطب کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ مذہبی آزادی کے قیام کی خاطر ان ہر دو حکومتوں کے سمجھوتے ہونے چاہئیں۔ حضور نے فرمایا تبلیغ کی ہر ایک کو آزادی ہونی چاہیئے۔ کیونکہ ہر انسان کو یہ حق حاصل ہے کہ جس بات یا عقیدہ کو وہ اچھا سمجھتا ہے اُسے دوسرے تک پہنچائے۔

خطبہ کے شروع میں حضور انور نے ڈش انٹینا کے ذریعہ تمام دنیا میں سُنائے اور دکھائے جانے والے خطبات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان خطبات کے نتیجہ میں تبلیغی و تربیتی اعتبار سے بہت مفید نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ خلیفۂ وقت کے کلمات میں اللہ تعالیٰ ایک اثر رکھ دیتا ہے۔ اور بعض کلمات تو تصرفات الٰہیہ کے تابع ہوتے ہیں جن کا مجھے بھی علم نہیں ہوتا۔ لہٰذا احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ کثرت سے نہ صرف کمزور احمدیوں کو بلکہ دیگر غیر احمدی بھائیوں کو بھی ان خطبات کے سُننے کی دعوت دیں۔ حضور نے فرمایا کہ غلبۂ اسلام ایک اٹل حقیقت ہے۔ اور اس ہدف کو تائید و نصرت الٰہیہ کی ہوائیں چل رہی ہیں پس آپ لوگ ہوا کے رُخ میں چل کر خدا تعالیٰ کی اس تقدیر کی تائید کریں۔ یہ سلسلہ پھیلنا ہی پھیلنا ہے۔ اسے کوئی روک نہیں سکتا۔

احباب جماعت اپنے پیارے آقا کی صحت و تندرستی کے لئے دُعا کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور پُرنور کا ہر آن حامی و ناصر ہو اور آپ کے دورِ سعید میں عظیم اشاعت اور عالمگیر غلبہ سے اسلام کو ہمکنار کرے۔ آمین

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر۔ نگران بدر بورڈ قادیان

# تمام مذاہب کے ساتھ رواداری اور عبادت گاہوں کا احترام ہونا چاہیئے

## مَیں قادیان کے اس عالمی جلسہ کے ذریعہ یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اگر تم خدا سے تعلق رکھنا چاہتے ہو تو خدا کے بندوں سے تعلق استوار کرنا ہوگا

## مَیں عالمگیر جماعت احمدیہ کو یہ تلقین کرتا ہوں کہ وہ عالمگیر سطح پر پیشوایانِ مذاہب کے جلسوں کا انتظام کرے!

### جلسہ سالانہ قادیان ۲۶ تا ۲۸ دسمبر کے موقع پر لندن سے براہ راست مواصلاتی سیارے کے ذریعہ ٹیلی کاسٹ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے روح پرور خطابات کے ملخص

**افتتاحی خطاب**
**۲۶ دسمبر ۱۹۹۲ء**

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ ..... الخ کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا کہ :-

آج جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر ایک عجیب جلسہ میں شریک ہے جس کی کوئی مثال جب سے کائناتِ عالم کی تخلیق ہوئی دیکھنے میں نہیں آئی۔ یہ پہلی دفعہ ہوا اور آئندہ بھی ہوتا رہے گا۔ جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے ہیں ایسا حسین نظارہ پہلی مرتبہ زمین دیکھ رہی ہے اور ستارے آسمان سے یہ نظارہ دیکھ رہے ہیں کہ لندن سے قادیان کے جلسہ کو خطاب ہو رہا ہے۔ یہ جلسہ لندن میں قادیان کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے۔ اور قادیان کے جلسہ میں شریک ہونے والے حاضرین کے ساتھ اکنافِ عالم میں بسنے والے، مشرق اور مغرب میں رہنے والے احمدی احباب بھی اسی طرح شریک ہیں۔

حضور اقدس نے ۵ برِاعظموں کے مختلف رشتوں کے اس وقت کے اوقات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کے ہر لمحات میں تمام دنیا میں ۲۴ گھنٹوں میں لوگ اس عالمگیر جلسہ میں شرکت کر رہے ہیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ نئی ایجادات کے ذریعہ احمدیت کے لئے نئی راہیں کھل رہی ہیں۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام کل عالم میں پھیلانے کے لئے زمین میں آسمانوں کے ذریعہ راہیں کھل رہی ہیں۔

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے قادیان کے بارے میں اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے اور پچھلے سال کے اپنے دورہ کی یاد تازہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ۱۹۲۴ء میں اسی مسجد فضل کا سنگِ بنیاد رکھنے کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ یہاں لندن میں تشریف لائے ہوئے تھے اور آپ نے قادیان کی یاد میں فرمایا تھا ؎

یا تو ہم پھرتے تھے اُن میں یا ہوا یہ انقلاب
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے کوچہ ہائے قادیاں

حضور اقدس نے پچھلے سال کے کئی واقعات اور نظارے درد بھری آواز سے یاد فرماتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے وہاں بین الاقوامی محبت کے نظارے دیکھے جو اسلام پیش کرتا ہے۔

آجکل مذہب کے نام پر جو کچھ ہو رہا ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا، بہت بدنصیبی ہے کہ انسان نے مذہب کے نام پر انسان کو انسان سے الگ کر دیا ہے۔ اور مذہب کے نام پر انسان کے اندر بغض و عناد پیدا کر دیا ہے۔ حضور انور نے نہایت درد بھرے دل سے بوسنیا کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہاں ہٹلر اور ہلاکو خان کو بھی نادم کرنے والے وحشتناک حالات پیدا ہوتے ہیں۔ ایک گاؤں سے بچ کر نکل کر آنے والے چند افراد نے کہا کہ اس گاؤں کے ۲۵ ہزار مسلمان کاٹ دیئے گئے ہیں اور وہاں ایک مسلمان بھی زندہ نہیں بچا۔

حضور انور نے بابری مسجد کے انہدام کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا، یہ واقعہ نہایت دردناک ہے۔ ہندوستان جہاں دنیا کو یہ پیغام دیا کرتا تھا کہ ہم سب سے بڑی جمہوریت ہیں۔ اور جمہوری ملک ہے۔ وہاں عدالتِ عالیہ کے فیصلہ کو پارہ پارہ کرتے ہوئے دن دہاڑے بابری مسجد کو گرا کر اس کی ایک ایک اینٹ اٹھا کر لے گئے۔ اس واقعہ سے ساری دنیا میں ہندوستان کا نام بہت بدنام ہو گیا ہے۔ اس واقعہ کے ردِ عمل اور اس کی بازگشت کے طور پر دنیا کے مختلف ممالک میں جو دردناک واقعات ہوئے تھے اُن کی مذمت کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، خدا کے نام کے تقدس کی بحالی کے نام پر معصوم بچوں کو آگ میں جھونکا گیا۔ بعض مندر منہدم کئے گئے۔ کون خدا ہے جو ان باتوں سے خوش ہوگا۔ اسے رام کہو یا پرمیشور یا واہے گورو یا اللہ کہو، کیا ان مظالم کو دیکھ کر وہ خوش ہوگا۔ ہرگز نہیں۔ خدا اور نفرت کا دُور کا بھی کوئی تعلق نہیں۔ ان تمام مظالم اور سفاکیوں کی ذمہ داری مذہبی راہنماؤں پر ہے۔ اس کی پوری ذمہ داری مُلّائیت پر ہے۔ یہ مُلّائیت اسلام سے خاص نہیں۔ ہندوؤں سکھوں۔ عیسائیوں کی مُلّائیت پر ہے۔ انسانیت سے گرے ہوئے انداز کا دوسرا نام ہی مُلّائیت ہے۔ اس کا تعلق خدا کی ذات سے یا کسی بھی مذہب کے بانی سے نہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ تمام مذاہب کی بنیاد مظلومیت پر رکھی گئی تھی۔ بعد میں مُلّاؤں نے ان مظلوموں کو ظالموں میں تبدیل کر دیا۔

حضور نے بتایا کہ بابری مسجد کو منہدم کرنے کے نتیجہ میں کسی مسلمان کو یہ حق نہیں کہ کسی ہندو کی یا دیگر مذاہب کی عبادتگاہوں کو ترچھی نگاہ سے دیکھ سکے۔ ظالم کے بدلہ میں کسی معصوم کا گلا دبا دینا کوئی مذہب نہیں سکھاتا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عبادت گاہوں کے احترام اور ان کی حفاظت پر سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض احادیث کا ذکر فرمایا۔ اور بعض تاریخی واقعات بیان فرمائے۔ حضور انور نے بابر بادشاہ کی ایک وصیت پڑھ کر سُنائی جو انہوں نے اپنے بیٹے ہمایوں کو لکھی تھی۔ جس میں بابر نے کہا ہے کہ ہندوستان مختلف ممالک کی آماجگاہ ہے اس لئے تمام مذاہب کے ساتھ رواداری اور عبادت گاہوں کی حفاظت ہونی چاہیئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اسلام عدل کی حکومت کی تعلیم دیتا ہے۔ شریعت کی حکومت دلوں پر ہے۔ اسی اصول پر تمام اسلامی عدل کا نظام قائم ہے۔ حضور نے فرمایا کہ نفرتوں کی تعلیم خدا یا اس کے مامور کی طرف سے نہیں دی جاتی۔

حضور انور نے ۱۹۵۳ء میں پاکستان میں ہوئے اینٹی احمدیہ فسادات کا ذکر کرتے ہوئے ان فسادات کے بارے میں تحقیقاتی کمیشن کی رپورٹ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ عدالت نے علماء سے پوچھا تھا کہ جس طرح آپ لوگ پاکستانی حکومت اور سیاست میں شریعت کو داخل کرنا چاہتے ہیں۔ اگر اسی طرح حکومت ہند اپنی حکومت منوسمرتی کے مطابق چلائے اور ہندوستان کے مسلمانوں کے ساتھ شودروں اور ملیچھوں کی طرح کا سلوک کیا جائے تو اس بارے میں آپ لوگوں کی کیا رائے ہے۔ تو اس وقت مولانا مودودی صاحب اور دیگر تمام علماء نے یکے بعد دیگرے یہی کہا تھا کہ اگر ہندوستان میں مسلمانوں کے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے تو انہیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

حضور نے بتایا کہ مسلم مُلّائیت نے بدبختی کی وجہ سے ہندو طاقتوں کو اور زیادہ تقویت پہنچا دی ہے۔ حضور نے نہایت ولولہ انگیز انداز میں فرمایا کہ ہم اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہانے کے لئے تیار ہیں لیکن کبھی بھی مُلّائیت کے بگڑے ہوئے اسلام کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔

آخر میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آخری وصیت پیغامِ صلح میں سے چند ضروری اقتباسات پڑھ کر سُنائے جو ہندو مسلم اتحاد کے لئے ضروری تھے۔ ان اقتباسات کے سنانے کے بعد فرمایا کہ ان تعلیمات پر چلنے سے ہی ہندوستان امن کا گہوارہ بن سکتا ہے۔ اس کے بعد حضور انور نے اجتماعی دُعا کروائی جس میں قادیان کے تمام حاضرین کے علاوہ ۵ برِاعظموں کے ہزارہا احمدیوں نے بھی شرکت کی۔

**اختتامی خطاب**
**۲۸ دسمبر ۱۹۹۲ء**

ہندوستانی وقت کے مطابق ٹھیک تین بجے لندن کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ جوں ہی حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ محمود ہال لندن کے اسٹیج پر تشریف لاکر رونق افروز ہوئے نہایت بلند آواز سے نعرہ تکبیر اور دیگر اسلامی نعرے بلند ہوئے۔ ان نعروں کی گونج آسمانوں اور زمین کو چیرتی ہوئی قادیان کی جلسہ گاہ میں پہنچی تو تمام احباب نہایت پُرجوش انداز میں ان نعروں کا جواب دینے لگے۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۳ پر)

## خطبہ جمعہ

# خیانت کے خلاف جہاد کرنا ہوگا خیانت ایک جرم ہے جو قوموں کے کردار کو کھا جاتا ہے

## تیسری دنیا کے ملکوں کو متوجہ کرتا ہوں کہ جہاں بھی بس چلے دیانتداروں کو اپنا سربراہ چنیں

## آج مسلمانوں کو محمد مصطفیٰ ﷺ کے دل کی ضرورت ہے ہر احمدی کو وہ دل اپنے سینے میں داخل کرکے بنی نوع انسان کی خدمت کرنا چاہئیے

### بوسنیا کے مظلوم مسلمانوں کی امداد کی عالمگیر تحریک

از سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۰ نبوت ۱۳۷۱ ہش / ۲۰ نومبر ۱۹۹۲ء بمقام مسجد فضل لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل آیت کریمہ تلاوت فرمائی:-

یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِکُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (سورۃ الانفال: آیت ۲۸)

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے مومنو!

اللہ اور رسول کی امانتوں میں خیانت نہ کیا کرو۔

وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِکُمْ اور تمہارا یہ حال ہے کہ اپنی امانتوں میں خیانت کرتے ہو اور تم جانتے ہوئے کیا کر رہے ہو۔

اس آیت کریمہ سے متعلق کچھ گفتگو کرنے سے پہلے میں اس آیت سے متعلق ایک دو اور باتیں بیان کرنا چاہتا ہوں جو گذشتہ جمعہ میں زیر غور تھیں۔ اس کا ایک مرکزی پہلو یہ تھا کہ

یَعْلَمُ خَآئِنَۃَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ

کہ اللہ تعالیٰ آنکھ کی خیانت کو جانتا ہے اور اس کو بھی جانتا ہے جو سینوں میں ہے یا دلوں میں ہے۔ اس سلسلہ میں میں نے بیان کیا تھا کہ آنکھ میں خیانت کی چمک دکھائی دیتی ہے اور دل جو کچھ چھپاتے ہیں ان سے بھی خدا تعالیٰ اسی طرح واقف ہے جیسے ظاہری آنکھ کی علامتوں سے لیکن امر واقعہ یہی ہے کہ بدی حقیقت میں دل ہی میں پلتی ہے اور حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا کہ نیتوں پر تمام اعمال کا دارومدار ہے اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ بدی کا آغاز دل سے ہوتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ نے یوں کیوں فرمایا کہ یَعْلَمُ خَآئِنَۃَ الْاَعْیُنِ۔ آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے۔ اس مضمون کو سمجھنے کے لئے قرآن کے بعض ایک دوسرے مقامات پر نگاہ ڈالیں تو بات واضح ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّہَادَۃِ: وہ غیب کو بھی جاننے والا خدا ہے اور شہادہ کو جاننے والا خدا بھی ہے۔

اس مضمون پر اگر آپ گہرا غور کریں تو معلوم ہوگا کہ ہر چیز جو پردہ شہود پر ظاہر ہوتی ہے وہ دراصل پردۂ غیب سے باہر آتی ہے اور اصل غیب ہے۔ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ فرمایا، یُؤْمِنُوْنَ بِالشَّہَادَۃِ نہیں فرمایا کیونکہ انسان اگر اپنی سائنسی معلومات پر بھی غور کرے جو ہزاروں سال کی محنت کے بعد اس نے حاصل کیں تو یہ عمل اس کو یہ بتائے گا کہ دراصل وہ غیب سے کچھ چیزوں کو شہود میں یعنی ظاہر میں لا رہا ہے اور ہر چیز غیب میں ہے اور جتنے ظاہر میں یا شہود کی حالت میں لانے کے لئے خدا تعالیٰ نے خود انسان کو وہ فراست عطا فرمائی، وہ عقل بخشی جس نے کروڑہا سالوں میں رفتہ رفتہ ترقی کرکے غیب کو ظاہری علامتوں سے پہچاننے کی طاقت حاصل کی اور صلاحیت حاصل کی۔

یہ یاد رکھیں کہ ہر چیز غیب ہے جب تک خدا نے عقل کو یہ جوہر عطا نہیں فرمایا اس وقت تک ساری کائنات غائب تھی۔ کچھ بھی نہیں تھا۔ اگر عقل کو یعنی صلاحیتوں کو کائنات کے وجود سے نکال دیا جائے تو ان چیزوں کو دیکھتے ہیں جو دکھائی دیتی ہیں اور سمجھ آتی ہیں اور ان چیزوں کو نہیں دیکھتے جو ابھی دکھائی نہیں دے رہیں لیکن ممکن ہے کبھی دکھائی دینے لگیں۔ پھر انسان کو سمجھ آتی ہے کہ رفتہ رفتہ ہمارا سفر غیب سے حاضر کا سفر ہے جیسے کوئی چلا کر مخفی پانی کو پاتال کے خزانوں کو باہر لایا جاتا ہے۔ یہ وہ عمل ہے جو خدا تعالیٰ کی طرز کلام ہے اور قرآن کریم میں جگہ جگہ دکھائی دیتی ہے تو آنکھوں پر جو خیانت کی علامت ظاہر ہوئی ان سے دل میں پرورش پائی تھی غیب میں تھی لیکن جب نیتیں گندی ہو گئیں تو آنکھوں میں دکھائی دینے لگی۔

اس مضمون کو کھول کر بیان کرنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی ہے کہ اس میں ہمارے لئے تربیت کے بہت سے سبق ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ جب بھی انسان بھٹکنے لگتا ہے اس کی آنکھوں سے ضرور پتہ چل جاتا ہے۔ ایک پاکباز نیک انسان کی سیر ہوئی ہوئی آنکھیں بالکل اور پیغام دیتی ہیں اور ایک بدنیت کی آنکھیں بالکل اور پیغام دیتی ہیں اور آنکھ کا پیغام تو اتنا لطیف ہے کہ بظاہر انسان کو بھی بعض دفعہ سمجھ نہیں آتا لیکن لطیف ہونے کے باوجود ظاہر بھی ہے اور اگر انسان غور کرے اور فکر کرے تو یہ پیغام اس کو دکھائی دینا چاہئیے۔ ان دو باتوں میں بظاہر تضاد ہے لیکن حقیقت میں تضاد نہیں ہے۔ انسان کی دیکھنے والی آنکھ اگر لطیف نہ ہو تو وہ دوسرے کی آنکھ کی لطافت کو پڑھ نہیں سکتی اور آنکھ کی لطافت حقیقت میں سچی اور ظاہر بھی ہے کیونکہ جانور انسان کی آنکھ کو پہچان جاتے ہیں۔ ان میں چونکہ جھوٹ نہیں ہے کوئی بدی نہیں ہے۔ ان کی فطرتیں مسخ نہیں ہوئی ہوئیں۔ اس لئے جانور فوراً آنکھ کو پہچانتا ہے کسی کی آنکھ میں خوف ہو تو کتا اس پر حملہ کرتا ہے کسی کی آنکھ میں پوری طمانیت ہو تو اس کو کچھ نہیں کہے گا۔ ایک پرندہ اگر آنکھ پر نظر ڈالتا ہے تو اس کو پتہ لگ جاتا ہے کہ اس کی آنکھ شکاری کی آنکھ ہے یا کھانا دینے والی آنکھ ہے۔ چنانچہ ہم سیر پر جایا کرتے تھے تو بعض دفعہ کتے اور مرغابیاں آ جاتی تھیں۔ ان کو ہم روٹی ڈالا کرتے تھے۔ ہمارے ایک ساتھی تھے ان سے میں نے کہا کہ آپ کی آنکھوں میں ملکوں کو دیکھ کر لالچ آتی ہے۔ اس لئے یہ آپ سے گھبراتے ہیں اور جانور واقعتہً پہچانتا ہے۔ جو لوگ کتوں سے ڈرتے ہیں کتے ضرور ان پر حملہ کرتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ نے کیسی عظیم الشان بات اور کتنا گہرا فطرت کا راز ہمیں بتایا کہ دو ہی چیزیں ہیں جن پر تمہیں نظر رکھنی ہوگی۔ دل اور آنکھیں۔ دل میں بدی کو نہ پلنے دو۔ اصل راز نیکی اور تقویٰ کا یہ ہے کہ دل میں بدی کو داخل ہی نہ ہونے دو یا وہاں پلنے نہ دو۔ اگر وہ پل کر باہر آئے گی تو پھر اس کو آنکھوں سے پہچانو۔ پھر

آنکھوں سے بھی اور غیر کی آنکھوں سے بھی
میں نے دیکھا ہے کہ اس حکمت پر گھر کی تربیت کا انحصار ہے۔ بچوں کی تربیت کا اس پر بہت زیادہ انحصار ہے۔ ابھی

## جب میں کینیڈا کے سفر پر گیا

تھا تو وہاں بھی بعض باتیں سامنے آئیں۔ بعض خاندانوں نے ملاقات کے وقت اپنے بچوں کے متعلق شکایت کی اور کہا کہ کیا کریں ہم۔ فلاں بچیاں ہیں وہ قابو میں نہیں۔ فلاں بیٹا ہے وہ قابو میں نہیں۔ اور بھی روزمرہ ایسے واقعات سامنے آتے ہیں۔ ابھی ایک دو دن کی ملاقات میں یہاں بھی ایک ایسے خاندان کے سربراہ آئے تھے۔ جنہوں نے اپنی مظلومیت کا ذکر کیا کہ میں کیا کروں۔ اولاد کے ہاتھوں بے بس ہو رہا ہوں تو اُن کو میں نے یہی بات سمجھائی۔ شروع میں ان کو یہ ماننے میں تھوڑا سا تردد تھا کہ میرا قصور ہے لیکن جب بات واضح ہوئی تو بلا تردد پوری طرح تسلیم کر لیا۔ میں نے ان سے کہا کہ دیکھیں آپ لوگوں کو اپنے بچوں کی علامتیں دکھائی دینی چاہئیں۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی بیٹی اچانک ہاتھ سے نکل جائے۔ یہ ناممکن ہے کہ کوئی بیٹا اچانک باغی ہو جائے۔ خدا کا کلام گواہ ہے کہ دلوں میں جو کچھ پلتا ہے وہ آنکھوں تک ضرور ظاہر ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ نے آنکھ سے دل کی طرف یہ سفر ہمیں اسی لئے دکھایا۔ خدا تو غیب سے حاضر کی طرف سفر کرتا ہے لیکن یہاں اس مضمون میں تقدیم و تاخیر کی حکمت مجھے یہ سمجھ آئی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھا رہا ہے کہ میں تو غیب بھی جانتا ہوں حاضر بھی جانتا ہوں۔ لیکن تم نے اگر اپنی اولاد اپنی نسلوں کی تربیت کرنی ہے اور اپنی قوم پر نظر رکھنی ہے۔ تو یاد رکھو کہ آنکھوں سے پہچاننا۔ اگر تم آنکھوں میں مخفی بد بالیں نیتیں پہچان لو گے تو بروقت اپنی اولاد کی یا ان کی تم تربیت کر سکو گے جو تمہارے تابع ہیں ورنہ تم اس موقعہ کو ہاتھ سے گنوا بیٹھو گے۔ پس آنکھ میں شرارت پکنے سے پہلے جب وہ مستقل اس کا حصہ بن جاتی ہے اس سے پہلے کارروائی کی ضرورت ہے۔ چنانچہ ان پودوں کی طرح جن کی جڑیں ابھی مضبوط نہ ہوئی ہوں لیکن ان کی علامتیں باہر ظاہر ہو جائیں تو اس وقت اس روئیدگی کو بڑی آسانی کے ساتھ پاؤں تلے کچل کر پامال کیا جا سکتا ہے لیکن جب وہ درخت بن جائیں جب ان کی علامتیں خوب کھل کر ظاہر ہو جائیں تو پھر ان کو مٹانا اور ان کو اکھیڑنا بڑا مشکل کام ہے۔ پس اپنی تربیت کے امور میں آپ اس آیت کریمہ کے مضمون کو پیش نظر رکھیں تو خصوصیت سے وہ لوگ جو مغرب میں اپنی اولاد کی تربیت کے متعلق پریشان ہیں ان کے مسائل حل ہو جائیں گے۔ جب بچے میں پہلی دفعہ کوئی ٹیڑھا پن دیکھتے ہیں، اس کی آنکھوں میں کوئی شرارت، کوئی فتنہ دیکھتے ہیں تو اس وقت ضرورت ہے کہ اس کی طرف پوری توجہ کریں اور اپنی محبت سے، پیار سے سمجھا کر جیسا جمی ہو اس کے دل سے وہ بدی نوچ دیں جس کی علامتیں آنکھوں میں ظاہر ہونی شروع ہوئی ہیں۔

اب میں اس آیت کی طرف واپس آتا ہوں جس کی تلاوت میں نے ابھی کی تھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔ کہ اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی خیانت نہ کیا کرو۔ وتخونوا امٰنٰتکم وانتم تعلمون دو معانی ... یہ ہے کہ تم اپنی امانتوں کی خیانت ... اور تمہیں علم نہیں۔

ان کے معانی میں سے دو ... آپ کے سامنے زیادہ وضاحت سے رکھنا چاہتا ہوں۔ ... یہ کہ اللہ اور رسول کی امانت میں خیانت حقیقت میں ہماری اپنی امانتوں میں خیانت ہے اور یہ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ ... تو اس کا یہ معنی ہے یعنی ... ہم اپنے بھائی سے بد دیانتی کرتے ہیں۔ اپنی قوم سے بد... اپنے نوکر سے اپنے بہن بھائیوں سے ... امانتوں میں ہم ناکام رہتے ہیں اور خیانت کرتے ہیں ...

### ... اور رسول کی خیانت

یہ طرز بیان ہم ... یہ ... تمہاری خیانتیں تمہاری اپنی

خیانتیں ہیں۔ کون پوچھے گا۔ گھر کی بات ہے۔ تم نے اپنی بیوی سے خیانت کی بیوی نے تم سے کی۔ بھائی نے بہن سے کی وغیرہ وغیرہ تو یہ سمجھو کہ ہم آپس میں ہی کر رہے ہیں۔ ہمارا معاملہ ہے۔ فرمایا نہیں، در حقیقت ہر خیانت اللہ اور رسول کی خیانت ہے۔ کوئی خیانت بھی ایسی نہیں ہے جو تم کرتے ہو اور جو خدا اور رسول کی خیانت نہ بنتی ہو۔

دوسرا ایک اور بہت لطیف مضمون ہے۔ وہ قوموں کے حالات بگڑنے کا راز ہے۔ وہ لوگ جو اپنے معاملات میں خائن ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ خدا اور رسول کی خیانت بھی ان معنوں میں کرنے لگتے ہیں کہ پیغام کے باغی ہو جاتے ہیں۔ پیغام کے رنگ بدلنے لگتے ہیں اور فتنہ و فساد کی مستقل بنیادیں ڈال دیتے ہیں۔ چنانچہ جب مذاہب بگڑتے ہیں تو پہلے انسانی معاملات کی خیانت ظاہر ہوتی ہے۔ پھر وہی خائن لوگ خدا پر بھی ہاتھ ڈالنے لگتے ہیں اس کے رسول کی بے حرمتی بھی کرتے ہیں۔ اس کی باتوں کو بھی توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں۔ اور خدا اور رسول کی باتوں کو بھی توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں۔

یہاں اس خیانت کی طرف اشارہ ہے اور مرکزی اصول وہی کارفرما ہے: وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ: جب تم اپنی روزمرہ کی بد دیانتیوں کے متعلق جانتے ہو کہ حقیقت میں تم بد دیانت ہو۔ خیانت کر رہے ہو، تم سے چھپی ہوئی نہیں۔ یاد رکھنا کہ جب اللہ اور رسول کی خیانت کرو گے تو وہ بھی تم سے چھپی ہوئی نہیں۔ دنیا سے مخفی ہو سکتی ہے مگر وہ ظالم جو خدا کے کلام کو اپنی مرضی کے تابع توڑتے مروڑتے اور اپنی مرضی کے مطالب اس کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ جو رسول کے کلام کی بے حرمتی کرتے ہیں ان کو بہت بڑی تنبیہ ہے کہ تم جانتے ہو۔ تمہارا یہ کوئی عذر قبول نہیں کیا جائیگا کہ تم نے ناواقفی میں غلط ترجمے کر لئے تھے۔ خائن آدمی اگر روزمرہ کے معاملات میں خائن ہے تو پھر وہ خدا اور رسول کے معاملے میں بھی خائن ہو جاتا ہے اور جو روزمرہ کے معاملات میں خائن نہیں ہے اللہ اس کی حفاظت فرماتا ہے اور وہ پھر خدا اور رسول کے معاملے میں غلطی تو کر سکتا ہے مگر خائن نہیں بنتا تو خیانت دیکھیں انسان کو کہاں سے کہاں لے جاتی ہے اور کیسے قعر مذلت میں گرا دیتی ہے۔ خیانت کے خلاف جماعت کو بڑی جدوجہد کے ساتھ ایک مہم چلانی ہوگی۔ جہاد کرنا ہوگا۔ پوری کوشش کرنی ہوگی جس سے جماعت کے بچے بچے کے ذہن میں اور دل میں یہ بات ثبت کر دی جائے کہ خیانت ایک ایسا جرم ہے جو قوموں کے کردار کو کھا جاتا ہے جو اُن کے ایمان کو کھا جاتا ہے۔ اُن کے اعمال صالحہ کو تباہ کر دیتا ہے اور ترقی یافتہ قومیں ہمیشہ کے لئے قعر مذلت میں گر جاتی ہیں۔ اس لئے خیانت سے خبردار رہو۔ پس قرآن کریم نے آیات میں جگہ جگہ خیانتوں کے عنوان لگا دیئے ہیں اور ان عنوانات کے تابع بڑی گہری باتیں بیان فرمائی ہیں۔ ان کے بعد پھر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے مزید روشنی ڈالی تاکہ وہ شخص جو اپنی فہم سے ان باتوں کو پا نہ سکے اس کا خیال ان باتوں کی تہہ تک پہنچے۔ اس سلسلہ میں ایک حدیث میں نے چنی ہے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اِسْتِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لَهٗ بِقَدْرِ غَدْرِهٖ اَلَا وَلَا غَادِرَ اَعْظَمُ غَدْرًا مِنْ اَمِيْرِ عَامَّةٍ
(مسلم۔ کتاب الجہاد۔ باب تحریم الغدر)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے فرمایا کہ دھوکہ دہی کرنے والے کا جھنڈا اس کی پیٹھ کے پاس قیامت کے دن نصب ہوگا۔

دو باتیں بیان فرمائی ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ ہر دھوکہ دینے والے کا، ہر خیانت کرنے والے کا جھنڈا اُس کی پیٹھ کے پاس اُس کے پیچھے قیامت کے دن نصب ہوگا۔ پیٹھ کے پیچھے کا ایک مضمون تو دوسری جگہ کھولا گیا ہے کہ جہاں ہلاکت کی خبر ہو وہاں سامنے سے پیش کرنے کی بجائے حساب کتاب پیچھے سے لیا جائے گا۔ ایک تو یہ مضمون ہے جس کی طرف انسان کا ذہن اس حدیث کو سن کر جاتا ہے کہ بہت ہی بڑے عذاب

کہ یہ خبر دے کہ اس کی خیانت کا جھنڈا اس کی پیٹھ کے پیچھے گاڑا جائے گا دوسرے یہ کہ خیانت کا اس سے زیادہ خوبصورت انتقام نہیں لیا جا سکتا۔ انسان دوسرے سے اس کی پیٹھ پیچھے خیانت کرتا ہے۔ فرمایا: اس کی پیٹھ کے پیچھے وہ جھنڈا گاڑا جائے گا جو دنیا کو دکھائے گا کہ یہ خائن تھا۔ جو خیانت اس نے اپنی طرف سے دنیا سے چھپانے کی کوشش کی تھی وہ ایک جھنڈے کی صورت میں ظاہراً اس کی پیٹھ کے پیچھے نصب کی جائے گی اور وہ جھنڈا دور سے دکھائی دے گا۔ فرمایا جتنا بڑا خائن ہوگا اتنا ہی بلند وہ جھنڈا ہوگا۔ یہ ایک [illegible] ہے۔ تصویری زبان میں خائن سے انتقام کا حیرت انگیز نقشہ کھینچا گیا ہے کہ تم خیانتیں کرو۔ چھپا لو۔ لوگوں کی پیٹھ پیچھے جو کچھ منصوبے بناتے ہیں بناؤ۔ قیامت کے دن تمہارے یہ منصوبے تمہاری پیٹھوں کے پیچھے گاڑے جائیں گے اور بلند کر کے دکھائے جائیں گے۔ جتنی تم نے بددیانتیاں کی ہوں گی اتنا ہی یہ راز کھولا جائے گا۔

دوسری بات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ فرمائی کہ وَلَا غَادِرَ أَعْظَمُ غَدْرًا مِنْ أَمِيرِ عَامَّةٍ۔ عوام الناس پر جو امیر مقرر کیا جاتا ہے وہ اگر خیانت کرے تو اس کی خیانت سے بڑھ کر کوئی اور خیانت نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ جس کو معاملات سونپے جاتے ہیں وہ ان معاملات میں جو اس کو سونپے گئے ہیں اگر خیانت کرے تو جتنا وسیع ان کا اثر ہوگا اتنا ہی زیادہ اس کی خیانت اپنے آپ سے [illegible] چلی جائے گی۔ ایک شخص ایک شخص سے خیانت کرتا ہے۔ خیانت تو خیانت ہی ہے لیکن اس کا نقصان ایک شخص کو پہنچ رہا ہے۔ ایک شخص ایک خاندان سے خیانت کرتا ہے اس کا نقصان ایک خاندان کو پہنچتا ہے لیکن وہ شخص

## جو امیر ہو اس کی خیانت کا نقصان اس کے تابع تمام افراد کو پہنچتا ہے

چنانچہ خیانت کا گناہ اس کے نقصان سے ناپا جائے گا۔ یہ مراد ہے۔ خیانت کا جتنا وسیع نقصان پہنچے گا اتنا ہی زیادہ اس شخص سے جواب طلبی ہوگی۔ اتنا ہی زیادہ وہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا سزاوار ٹھہرے گا۔

اس سلسلہ میں یہ بہت ہے پہلے تو حکومتوں کی امارت کے مضمون کو سامنے رکھتے ہیں۔ امارتیں دو قسم کی ہیں ایک مذہبی ذمہ داریاں ہیں جن کو یہ سونپی جاتی ہیں ان کے لئے بہت بڑی تنبیہ ہے اور ڈرا دینے والا پیغام ہے اور ایک وہ جو دنیا کی امارتیں ہیں۔ یہ لفظ امیر دونوں پر یکساں چسپاں ہوتا ہے اس کی تو تاریخ میں بھی بڑی کثرت سے مثالیں بکھری پڑی ہیں اور موجودہ دور میں بھی کہ جہاں حکومتوں کے سربراہ خائن ہو گئے وہاں حکومتیں اس طرح برباد ہوتی ہیں کہ نہ ان کی اقتصادیات باقی رہیں، نہ ان کی سیاسیات باقی رہیں نہ اخلاق رہے نہ مذہب رہا۔ سب کچھ لٹ گیا اور آج تیسری دنیا کے لئے اس حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں کھلا کھلا پیغام ہے۔ اگر وہ اس پیغام کو سمجھیں تو بڑی بڑی ہلاکتوں سے بچ سکتے ہیں ورنہ دنیا کی کوئی طاقت ان کو بچا نہیں سکتی کیونکہ امیر کی خیانت سے بڑھ کر اور کوئی خیانت اثر نہیں دکھاتی۔ دوسروں کو بے بس کر دیتی ہے۔ یہ ایسی خیانت ہے کہ اس کے مقابل پر دیانتداروں کی دیانتداریاں بھی کچھ کر نہیں سکتیں بے بس اور نہتی ہو جاتی ہیں۔

تیسری دنیا میں جب میں سفر کرتا ہوں اور میری ملاقاتیں ان کے سربراہوں سے ہوتی ہیں۔ مثلاً میں نے افریقہ میں دورہ کیا تو میں نے ہر صاحب امر کو یہ بات پہنچائی میں نے کہا: ایک زمانہ تھا کہ آپ شکوہ کیا کرتے تھے کہ آپ کو سفید ہاتھوں نے لوٹا ہے بڑا ظلم تھا۔ باہر سے سفید ہاتھ آئے اور انہوں نے آپ کو لوٹا لیکن اب آپ کو کالے ہاتھ لوٹ رہے ہیں۔ وہ آپ کے اپنے ہاتھ ہیں۔ اسی ملک میں پیدا ہوئے ہیں۔ جب تک آپ دیانت کے معیار کو بلند نہیں کرتے آپ کسی پہلو سے کسی رخ سے ترقی نہیں کر سکتے۔ نہ آپ کی اقتصادیات سنبھل سکتی ہے۔ نہ آپ کی سیاست درست ہو سکتی ہے۔ نہ کسی شعبہ زندگی میں کسی اصلاح کی صورت ممکن ہے کیونکہ ایک بددیانت آدمی ایک ایسے گندے پودے کی طرح ہو جاتا ہے جس کو کڑوے پھل لگتے ہیں۔ ایک خاندان کے ایک شخص کے متعلق کسی نے ایک بزرگ عورت سے عرض کیا کہ اس مائی کی جو فلاں بیٹا ہے وہ تو اچھی ہے نا تو اس نے اپنی بزرگی اور سادگی اور گہری فراست کے ساتھ صرف یہ کہا کہ "کڑوے کو مٹھی دل توں میٹھے پھل نہیں لگ دے"۔ اگر بیل کڑوی ہو جائے تو اس کا ہر پھل کڑوا ہوتا ہے۔ تم نہیں سمجھتے یہ بیل کڑوی ہے۔ بہت گہری حکمت کی بات ہے تو امیر کی امارت کے متعلق حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو توجہ دلائی تو دراصل اس کو ہم دوسرے لفظوں میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ خبردار! بیل نہ کڑوی ہو۔ اگر کسی قوم کا امیر گندا ہو جائے۔ اس کی نیتیں خراب ہو جائیں وہ خائن بن جائے تو ساری قوم اس بیل کی طرح ہو جاتی ہے جسے پھر لازماً کڑوے پھل لگیں گے پھر دنیا کی کوئی طاقت اس کو بچا نہیں سکتی۔ آج تیسری دنیا کے مسائل کا حل صرف اس حدیث میں ہے۔ جتنی مرضی کانفرنسیں کر لیں۔ بڑے ممالک ایک طرف آ جائیں، چھوٹے ممالک ایک طرف اور اقتصادی مسائل کو حل کرنے کی کوشش کریں یا سیاسی مسائل کو حل کرنے کی کوشش کریں۔ سب فرضی باتیں ہیں۔ ایک کوڑی کا نتیجہ بھی نہ آج تک کبھی نکلا ہے۔ نہ آج نکل سکتا ہے نہ کل نکلے گا۔ بیماری سے ہی اور "ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ" والی بات کرتے ہیں اگر گھٹنے کو چوٹ پڑی ہے تو آنکھ کیوں پھوٹے گی۔ گھٹنا چھوٹے گا تو آپ کا دل پھوٹ گیا ہے۔ وہ مرکز جہاں نیتیں پلتی ہیں وہ گندا ہو چکا ہے اور امارتیں گندی ہو گئی ہیں۔ یہ ناممکن ہے کہ کسی ذلیل سے ذلیل ملک کی امارت یعنی سیاست اور اس کے جو سربراہ ہیں وہ پاک اور صاف ہو جائیں اور قوم بہتر نہ ہو جائے یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ جہاں ملکوں کے حال گندے اور بد ہیں جان لیں کہ وہاں کی سیاست گندی ہے۔ وہاں کے سربراہ جن کے ہاتھ میں معاملات کی کلید تھمائی جاتی ہے۔ چابی پکڑائی جاتی ہے وہ بدنیت اور گندے ہو چکے ہیں اس لئے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تنبیہ ضرور وہاں چلے گی اور وہ یہ نہیں سمجھتے کہ ان کی جواب طلبی ہونی ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا کہ دیکھو تم آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بددیانتیاں کرتے ہو اور یہ بھول جاتے ہو کہ تمہاری ہر بددیانتی درحقیقت خدا سے بددیانتی ہے اور رسول سے بددیانتی ہے اور جب خدا اور رسول سے بددیانتی کرو گے تو بغیر حساب کے چھوڑے نہیں جاؤ گے۔ خدا کی مخلوق جس کے بھی سپرد کی جائے خواہ وہ سیاسی سربراہ ہو یا کسی اور حیثیت سے سربراہ ہو، جن معاملات میں خدا کے بندے اس کے سپرد کئے جاتے ہیں ان معاملات میں اگر وہ بددیانتی کرتا ہے تو اس کا اثر ساری قوم پر پھیلے گا۔ دو قسم کی کمزوریاں ہو سکتی ہیں۔ ایک ذاتی اور ایک عامۃ الناس سے تعلق رکھنے والی۔ یہاں اس کمزوری کا ذکر ہے جس کا تعلق قوم سے ہے یعنی قومی معاملات میں خیانت نہ کرنا۔ تمہاری اپنی خیانت بھی پوچھی جائے گی اپنے متعلق اپنی ذمہ داریوں میں اس ناکامی پر بھی پوچھے جاؤ گے جن کا تمہاری ذات سے صرف تعلق ہے یا تمہارے خاندان سے ہے لیکن اتنی بڑی جرأت نہ کر بیٹھنا کہ ان معاملات میں خیانت کرو جن کا ساری قوم سے تعلق ہے۔ ان کا جھنڈا پھر اندازہ کریں کہ کتنا بلند ہوگا۔ وہ تو انسان کے تصور میں بھی نہیں آ سکتا۔ امریکہ کا سربراہ ہے روس کا سربراہ ہے۔ یورپ کی حکومتوں کے سربراہ ہیں۔ ان کی اپنے طور کی خیانتیں ہیں اور خدا تعالیٰ یہ خبر دیتا ہے کہ یہ سارے پوچھے جائیں گے۔ ان کے بد اثرات قوم پر ضرور پڑتے ہیں۔ لیکن میں اس وقت تیسری دنیا کی حکومتوں کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ نے درست ہونا ہے تو کسی طرح دعائیں کر کے یا جیسا بھی بس چلے اپنا سربراہ دیانتدار چن لیں۔ ایسا جو پاک نیت ہو۔ جو با اصول ہو اور اصولوں سے نہ ٹلے اور اصولوں کا سودا نہ کرے

اب دیکھیں

## پاکستان کی دردناک تاریخ

میں دراصل یہی ایک بنیادی کمزوری دکھائی دیتی ہے۔ ایک ہی رخنہ ہے جس کے نتیجہ میں رفتہ رفتہ پاکستان پھٹا۔ ساری قوم پھٹنے لگی۔ ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی اور پھر اس وقت سے سنبھل ہی نہیں رہی۔ آج کل مثلاً جو ہو رہا ہے۔ یہ کوئی ایسی بیماری نہیں ہے جو آج پیدا ہوئی ہے یا چند سالوں میں پیدا ہوئی ہے۔ اپوزیشن کہتی ہے نواز شریف صاحب نے یہ بیماریاں پیدا کی ہیں۔ یہ الزام لگانے والے جب خود اوپر آئے تھے تو اس وقت کہتے تھے فلاں نے پیدا کی ہیں۔ اُس وقت نواز شریف صاحب موجود ہی نہیں تھے۔ اُن سے پہلے اور تھے۔ بیماریاں پہلے سے شروع ہوئی ہیں اور ان کی جڑیں تاریخ میں گہری ہیں۔ بیماری اس وقت

تک نہیں تھی جب تک قائداعظم زندہ تھے۔ قائداعظم بہت صاحب فراست انسان تھے۔ باتوں کی چالاکی اُن کو نہیں آتی تھی لیکن عقل میں تقویٰ تھا۔ یہ ملاں اُن پر اعتراض کرتے ہیں اور حملے کرتے ہیں کہ یہ غیر مسلموں کی طرح تھا۔ تقویٰ ایسی چیز ہے کہ اگر غیر مسلم میں بھی ہو تو اس کی عقل کو جلا بخش دیتا ہے اور اگر نہ ہو تو کتنا بڑا پکا مسلمان ہو اُس کے اندر اندھیرے ہی بلیں گے۔ اس سے زیادہ اور کچھ اس سے توقع نہیں رکھ سکتے تو قائداعظم نے ملاں کی دھمکیوں سے مرعوب نہیں ہوئے یعنی اس حد تک کہ اصولوں کے سودے کر لیں۔ قائداعظم نے اپنی زندگی میں جتنے فیصلے کئے ہیں ان کا تنقیدی نظر سے مطالعہ کر کے دیکھ لیجئے ایک بھی فیصلہ ایسا نہیں ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر نہ ہو۔ ایک سربراہ کا تقویٰ یہ ہوتا ہے کہ وہ فیصلہ وہ کرے جو اُس کے نزدیک واقعتہً قوم کے لئے جائز اور درست ہے اور اخلاق کے اعلیٰ اصولوں کے منافی نہیں ہے۔ اس پہلو سے قائداعظم کا ہر فیصلہ ہر شک سے بالا تھا اور ہر قسم کی تنقید سے بالا تھا۔ مولویوں سے دیکھ لیجئے انہوں نے اس بات پہ ٹکر لی کہ مولوی کہتے تھے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے دو ہم تمہاری جوتیاں چاٹیں گے قائداعظم کو اپنی جوتیاں چٹوانے کا کوئی شوق نہیں تھا۔ یہ بھی تقویٰ کی ایک علامت ہے۔ ان کو کوئی پرواہ نہیں تھی کہ کوئی ان کی تعریف کرتا ہے یا نہیں کرتا لیکن انہوں نے کہا کہ میں اس اصول کو تسلیم ہی نہیں کر سکتا۔ قوم بہت جائے گی جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے گا میری تعریف کی رو سے وہ مسلمان کہلائیگا میں ایک سیاستدان ہوں۔ مذہبی تعریفوں کی باریکیوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ نہ میرا کام ہے۔ اللہ جس کو چاہے مسلم قرار دے اور جس کو چاہے غیر مسلم قرار دے مگر میرے نزدیک قوم کے لئے مسلمان کی ایک ہی تعریف قابل قبول ہو سکتی ہے۔ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے گا وہ مسلمان ہے۔ جو نہیں کہتا وہ نہیں ہے۔ جو شخص کہتا ہے کہ میں غیر مسلم ہوں وہ غیر مسلم ہے۔ جو چاہے کہے جو چاہے کرے۔ اتنی سی بات پر وہ اڑ گئے۔ انہوں نے کہا: سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ میں اس پر کوئی سودا کروں۔ مولویوں نے دھمکیاں دیں طرح طرح کی دھمکیاں دیں۔ یہ کہا کہ ساری قوم آپ کے پیچھے سے ہٹ جائے گی۔ آپ کے خادم بن جائیں گے آپ کے گن گائیں گے۔ قیامت تک آپ کا جھنڈا بلند رکھیں گے لیکن قائداعظم نے ایک ذرہ بھی ان لوگوں کی طرف توجہ نہیں کی۔ ثابت قدم رہے اور دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کا اُن کے ساتھ کیا شان کا سلوک تھا کہ ان سب مولویوں کے پاؤں تلے سے زمین نکال دی۔ سارے مولوی جھوٹے کر دیئے۔ جب یوم حساب آیا ہے تو ان کے پیچھے چلنے والا کوئی باقی نہیں رہا۔ ساری قوم قائداعظم کے پیچھے چل پڑی۔ اب بھی پاکستان کے مسائل کا دراصل یہی حل ہے۔ ان کو اتنا ترک سے تو میسر نہیں آسکتا۔ اتنا ترک سے زیادہ عظیم قائداعظم ہے۔ اتاترک نے تو ایک بڑا کسر اپنے کر لیا انتقام لے کر اپنے مخالفوں کو نیچا دکھانے کی کوشش کی تھی اور بزور شمشیر ملاں کو دیر تک سیاست سے باہر رکھا لیکن قائداعظم نے تو نہایت ہی استغناء کا نمونہ دکھاتے ہوئے اپنی قربانی پیش کی ہے لیکن اصول سے پیچھے نہیں ہٹے جب سے ملاں پاکستان کی سیاست میں داخل ہوا ہے پاکستان کی سیاست گندی سے گندی ہوتی چلی گئی اور سیاستدان آزاد رہا ہی نہیں۔ جب ملاں سے بددیانتی کے سودے ہو گئے۔ بداخلاقی کے سودے ہو گئے۔ ایک کمزور جماعت کے حقوق کو جانتے بوجھتے ہوئے کچلا گیا ہے۔ کون پاکستان کا سیاستدان ہے جو یہ کہے کہ ہمیں علم نہیں تھا۔ آپس کی پرائیویٹ باتوں میں سب کہتے ہیں کہ ظلم ہو گیا لیکن کسی ایک میں بھی جرأت نہیں ہے کہ وہ احمدی کے حقوق کا سودا سودا بیچ کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ جہاں اُس کو اپنا دو کوڑی کا بھی فائدہ نظر آئیگا وہ یہ خون بیچے گا اور جس طرح حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ہمیں تنبیہ کی تھی کہ دیکھو آزاد کو پکڑ کر کسی اور کے پاس بیچنے کا تمہیں کوئی حق نہیں۔ کوئی ایک آزاد انسان کی آزادی کو اگر کسی دوسرے کے پاس اپنے تھوڑے سے کمینے مفاد کی خاطر بیچ ڈالے تو اس کے لئے کیسی سخت تنبیہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمائی لیکن پاکستان کے سیاستدان چونکہ خائن ہو چکے ہیں اس لئے ان کو کوئی پرواہ نہیں ہے یہ بحث اٹھاتے ہیں کہ یہ تھوڑے ہیں یا زیادہ حالانکہ خیانت میں تھوڑے زیادہ کی بحث ہی نہیں ہوا کرتی۔ ایک آنے کی خیانت بھی خیانت ہے اور اموال کی ایک عظیم ڈھیری کی خیانت بھی خیانت ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے خیانت کے اسی مضمون کو یہودیوں کے حوالے سے اس طرح بیان فرمایا ہے کہ دیکھو یہودیوں میں بھی بعض ایسے لوگ ہیں کہ اگر ان کے پاس دولتوں کے پہاڑ لگا دیئے جائیں تو تب بھی وہ خیانت نہیں کریں گے۔ جب وہ وعدہ کرتے ہیں کہ ہم اس مال کی حفاظت کریں گے تو ضرور حفاظت کریں گے۔ کیسی شان ہے قرآن کریم کی۔ وہ قوم جس نے قرآن اور صاحب قرآن سے سب سے زیادہ دشمنی کی ہے اس قوم کے پاک لوگوں کو کیسا خراج دیا جا رہا ہے۔ کیسا اُن کا حق تسلیم کیا جا رہا ہے کہ ہاں ان میں شریف بھی ہیں اور ایسے ایسے شریف ہیں کہ اگر دولتوں کا پہاڑ بھی ان کے سپرد کر دو گے تو بددیانتی نہیں کریں گے لیکن افسوس کہ ان بدنصیبوں کی اکثریت ہے جن کے پاس ایک آنہ بھی رکھوا ایک پیسہ بھی رکھو۔ تھوڑا سا بھی دے دو تو وہ خیانت کر جائیں گے خیانت خیانت ہی رہے گی تو یہ کیا سودا ہوا کہ تھوڑے لوگوں کے حقوق مارے جا رہے ہیں تو کیا فرق پڑتا ہے۔ مارے ہی تھوڑوں کے جایا کرتے ہیں۔ بڑوں کے حقوق مارنے کی تمہیں جرأت کہاں ہے۔ جب جرأت کرتے ہو تو پھر آگے سے مار بھی پڑتی ہے اگر بڑوں کے حقوق مارنے کی کوشش کرو گے تو وہ سیاسی غلطی ہے۔ طاقتور پر ہاتھ ڈالو گے تو یہ تو تقویٰ ہوتی ہے لیکن جب غریب کے حقوق پر ہاتھ ڈالو گے، کمزور کے حقوق پر ہاتھ ڈالو گے تو یہ خیانت ہے اور اس خیانت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے انتہائی نفرت سے فرمایا کہ ایک آزاد شخص کی آزادی چھیننے کا تمہیں کیا حق ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جو حقوق دیتا ہے فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ اگر ایمان تمہارے پاس ہے تب بھی خدا کی دین ہے، کفر ہے تب بھی بندے اور خدا کا معاملہ ہے تمہارا اس سے کوئی تعلق نہیں

## زبردستی کسی کو مومن بنانے کا کیا حق ہے

فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ (سورۃ الکھف: آیت ۳۰) جو چاہے ایمان لاتا پھرے اور جو چاہے کافر بنتا پھرے۔ یہ میرا اور میرے بندوں کا معاملہ ہے۔ تم بیچ میں دخل دینے والے کون ہوتے ہو لیکن انہوں نے کئی کئی "نیک" بہانے بنا کے اور دیانت بوجھتے احمدیوں کے حقوق سلب کئے اور مولوی کے پاس عملاً احمدیوں کے تمام حقوق بیچ ڈالے۔ اس خیانت کو خدا تعالیٰ معاف نہیں کر سکتا۔ اب سیاستدان کچھ یوں نکلے ہیں۔ نہایت بھیانک اور بڑے تکلیف دہ مناظر ہیں جو ساری دنیا میں دکھائے جا رہے ہیں اور اس قوم کی پولیس کا حال دیکھیں کہ اس وقت جو کہ ہر آدمی حکومت کا پتھر بن جاتا ہے اس لئے انتہائی خوفناک مظالم کرتی ہے حالانکہ دنیا میں کہیں بھی پولیس اتنا جائز سختی ان لوگوں پر نہیں کیا کرتی جو آگے سے ہاتھ نہ اٹھائیں، جو شرارت نہ کریں۔ محض اکٹھے ہونے سے منع کرتے ہیں اگر کوئی اکٹھا ہو جائے تو اس پر دنیا کی آزاد ممالک کی پولیس زیادتی نہیں کیا کرتی ان کو دھکیلتی ہے ان کو روکنے کی کوشش کرتی ہے۔ ہاں اگر مجمع کی طرف سے ہو۔ اگر پولیس کو مار پڑے۔ ان کے اوپر بم پھینکے جائیں، ان پر گولیاں چلائی جائیں، ان پر بوتلیں پھینکی جائیں۔ اور کئی قسم کے فساد ہوں تو پھر اس فساد سے بچنے کے لئے اسی حد تک جوابی کارروائی کیا کرتی ہے اور آزاد اور ترقی یافتہ ممالک میں یہ عجیب بات سامنے آتی ہے کہ بعض فسادات کے موقعہ پر پولیس والے زیادہ زخمی ہوتے ہیں اور دوسرے کم اور پولیس اس وقت اپنے قابو سے نکلتی ہے جب چارہ نہیں رہتا۔ جب ہر طرف سے اس کو پڑنی شروع ہوتی ہیں تو پھر وہ بھی زیادتیاں کر جاتے ہیں مگر ان کی تصویریں دیکھنے والا پہچان لیتا ہے کہ زیادتی کدھر سے شروع ہوئی تھی۔ مجھے تو زیادہ وقت نہیں ملا مگر ایک جھلکی میں نے دیکھی تو آپ اندازہ نہیں کر سکتے کہ کیسی تکلیف دہ چیز تھی جو مجھے دکھائی دی اور میں سوچ رہا تھا کہ ساری دنیا میں یہ بدنامی ہو رہی ہے۔ معزز سیاستدان ہیں وہ احتجاج کرنے کے لئے نکلے ہوئے ہیں اُن کے ساتھ خواتین ہیں۔ ان کو ایک پولیس والا پکڑتا ہے اور ڈنڈے مارتا ہوا کھینچ کر وہاں لے آتا ہے جہاں پولیس والے گھیرے میں لے لیتے ہیں اور پھر سارے پولیس والے اُس نہتے آدمی پر جس نے آگے سے کوئی ہاتھ نہیں اٹھایا، پتھر نہیں مارا، کوئی ہتھیار استعمال نہیں کیا، ڈنڈے برسانے شروع کر دیتے ہیں یہ کیسی

سیلیبت ہے لیکن پیمانہ ہے تمہاری اپنی پیدا کردہ ہے تم خائن ہو گئے۔ صرف جماعت احمدیہ کے معاملہ میں نہیں ہر معاملہ میں خائن ہو گئے اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ صرف اپوزیشن دیانتدار ہے اور حکومت خائن ہے۔ کبھی اپوزیشن حکومت بن جاتی ہے اور کبھی حکومت اپوزیشن بن جاتی ہے۔ یہ تو ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ کبھی یہ باہر آ گیا کبھی وہ باہر آ گیا۔ ادائیں ایک ہیں۔ یہ مجھے تکلیف ہے۔ جب تک ادائیں نہیں بدلیں گی جب تک خیانت سے باز نہیں آئیں گے اس وقت تک قوم بچ نہیں سکتی اتنی خیانت ہے کہ یوں لگتا ہے کہ سیاست میں داخل ہونے سے پہلے ہی یہ خواب دیکھ رہے تھے کہ جب ہم بھی جائیں گے تو ہم بھی ایسا ایسا کیا کریں گے تو وہ خیانت جو ان کی آنکھوں میں ظاہر ہو چکی ہے اب تو گلیوں میں جھانک رہی ہے۔ گھر گھر پر اُس کی نحوست کا سایہ ہے۔ وہ دراصل دلوں میں پلی تھی۔ اللہ ان آنکھوں کی غیب خیانت کو بھی جانتا ہے جب ابھی وہ باہر نہیں آئی تھی۔

اس صورتِ حال پر جب نظر ڈالیں تو پاکستان، ہندوستان اور دوسرے تیسرے درجے کے ملک جن میں عام روزمرہ کی بددیانتی زیادہ پائی جاتی ہے۔ بددیانتی مغربی ممالک میں بھی ہے مگر بڑے پیمانے کی ہے۔ اونچے پیمانے کی۔ جب اپنی قوم کے مفاد غیروں سے ٹکرائیں تو پھر دل کھول کر بددیانتیاں کرتے ہیں مگر روزمرہ اپنی قوم سے بددیانتی کر نہیں سکتے۔ اس کی جرأت نہیں ہوتی کیونکہ قوم اس معاملے میں سخت گیر ہے مگر جہاں قوم بیچاری غیر تعلیم یافتہ اور کمزور ہو۔ ان کو ہدایت دینے والا کوئی راہنما نہ ہو اور جو راہنما ہوں وہ خائن ہو چکے ہوں تو ایسی قوموں کا تو پھر کوئی نیک انجام نہیں ہوا کرتا۔ ان کے حالات پر آپ غور کر کے دیکھیں تو آپ کو خیانت کی تاریخ پہلے دلوں میں پلتی ہوئی پھر باہر آتی ہوئی نظر آئے گی۔ بعض زمینداروں نے بلکہ اکثر نے اپنے بچوں کو اچھے سکولوں میں اس لئے ڈالا کہ کبھی اس زمانے میں (پرانے زمانے کی باتیں ہیں) یہ سوچتا تھا کہ اسے پٹواری لگواؤں گا اور پٹواری لگوا کر پھر جس طرح ہم نے پٹواری کی شانیں دیکھی ہیں کہ جس کا چاہا کھاتہ بدل کے کسی اور کے نام لگا دیا۔ اس طرح میرا یہ بیٹا کیا کرے گا۔ پھر ہماری، ہمارے خاندان کی شان دیکھنا اور یہ آغاز ہی میں شاید اُس وقت سے ہی جب بچہ پیدا ہوا تھا اُس وقت سے ہی اس پر ایسے خاندانوں کی پٹواری کی نظر پڑ رہی تھی اور جنہوں نے بڑا تیر مارا انہوں نے نائب تحصیلدار کے خواب سوچے۔ بہت اونچے جو خاندان تھے انہوں نے کہا کہ جی! ہم تو ڈپٹی کمشنر بنوائیں گے۔ سی ایس پی بنوائیں گے پھر پورے ضلع پر راج ہوگا۔ پھر ہم جس کو چاہیں گے مروائیں گے جس کو چاہیں گے اس کو زندہ کروائیں گے یہ سارے خواب دکھائی دینے والے خواب ہیں۔ ان لوگوں کی آنکھوں سے ان کی خیانت جھانکتی ہے۔ جو بڑے بڑے بدنیت زمیندار یا دوسرے صاحب اثر لوگ ہیں آپ اُن سے مل کر دیکھیں۔ ذرا سی بھی فراست ہو تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ آپ آنکھ کی خیانت معلوم نہ کر لیں۔ ان کی طرز بیان ہی ایسی کھوکھلی سی ہوتی ہے کہ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ایک چھوٹی بات ہے جہتی بات ہے تو اُس زمانے میں بچپن میں پھر یہی خواب ان کے سامنے دہرائے گئے۔ ان کے سامنے معزز لوگوں کے جو نقشے کھینچے گئے وہ بیار سے معزز لوگ بددیانتی سے معزز بنے تھے۔ ان کو جن صاحب اقتدار خاندانوں سے متعارف کرایا گیا وہ صاحب اقتدار خاندان ان صاحب اقتدار ہی بددیانتی کے نتیجہ میں ہوئے اور رفتہ رفتہ ہماری قوم اس مضمون کو سمجھ گئی کہ اس ملک میں اگر عزت حاصل کرنی ہے تو خیانت سے حاصل ہوگی ورنہ نہیں ہو سکتی۔ اعلیٰ اخلاقی قدریں ایک دن میں پامال نہیں ہوا کرتیں۔ کم از کم سو سال لگے ہوں گے کہ قوم رفتہ رفتہ ان قدروں سے دور ہٹتی چلی گئی۔ دلوں سے نیکی کی سب جڑیں اکھڑ گئیں اور ایک بھی سیاستدان ایسا نہیں ہوا جس نے مہم چلا کر قوم کو دوبارہ بااخلاق بنانے کی کوشش کی ہو بداخلاقی کی قیمت جب پڑنے لگ جائے تو پھر اس سوسائٹی میں اخلاق والا رہ کیسے سکتا ہے۔ قیمتیں ہی بداخلاقی کی پڑتی تھیں۔ قیمتیں ہی بددیانتی کی پڑا کرتی تھیں۔ اس کے بعد یہ سوچنا کہ اقتصادیات صاف رہ جائیں گی یا قومی معاملات صاف رہ جائیں گے یا سیاست پاک صاف ہوگی۔ یہ بالکل باطل جھوٹے تصور ہیں۔ یہ عقل کے خلاف بات ہے ایسا ممکن ہی نہیں رہتا۔ آپ آج جو حال دیکھ رہے ہیں یہ کم از کم سو سال کی یا شاید اس سے بھی پہلے کی پالی ہوئی بیماری ہے جو اب جسم کے ہر حصے سے ظاہر ہونے لگی ہے شعراء جب اپنی بے چینی کا اظہار کرتے ہیں تو بعض دفعہ کہتے ہیں کہ تم دو آنکھوں کو کہتے ہو۔ میرا تو رُواں رُواں آنکھیں بن گیا ہے۔ میرے ایک ایک رُوئیں کی آنکھ سے تم میرے دل کا غم پڑھ سکتے ہو۔ کیسا دردناک منظر ہے کہ آج پاکستان کا رُواں رُواں آنکھ بن چکا ہے اور ہر آنکھ بددیانت اور خائن ہے۔ ہر آنکھ میں آپ اس خیانت کی کہانی پڑھ سکتے ہیں اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے جو نصیحتیں ہمیں فرمائیں۔ قرآن نے جو عنوان باندھے اور بتایا کہ اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو،

## اپنی اعلیٰ قدروں کی حفاظت کرنا چاہتے ہو تو خیانت سے بچ کر رہنا

خیانت کی ایک ایک قسم گنوا کر دکھائی لیکن قوم ان سب سے غافل اسی حال پر چلی جا رہی ہے۔ اب ہمیں اس سے کوئی دلچسپی نہیں رہی کہ آج یہ ہیں تو کل کون آئے گا۔ جس طرح کسی شاعر نے کہا تھا:

ہمارے لئے سارے دن ابن ولی آئے

جب تک محمد رسول اللہؐ کا کوئی غلام اوپر نہیں آتا جو تقویٰ اور امانت کے ساتھ اپنی امارت کے حق ادا کرنے نہیں جانتا اس وقت تک نہ ہمیں دلچسپی ہے نہ قوم کو کوئی دلچسپی ہوگی۔ آج کچھ لوگ آئیں گے اور تماشہ دکھا کر چلے جائیں گے۔ کل گلیوں میں اور تماشہ ہوگا۔ جو کل کتا کہا کرتے تھے وہ کل سکتے کہلائیں گے۔ یہ بدنصیب تاریخ ہے جو بیسیوں سال سے اسی طرح جاری و ساری ہے اور قوم کا ضمیر جاگ نہیں رہا۔ اس لئے کہ صاحب ضمیر لوگوں کی آوازیں بند ہیں اور جو ان کے ضمیر جگانے کے لئے مقرر کئے گئے تھے اُن کو سب سے زیادہ جھوٹا کر کے دکھایا گیا ہے۔ پس خیانت نے تو پوری طرح چھاؤنی چھا رکھی ہے۔ ہر جگہ، ہر رُوئے بدن میں خیانت داخل ہو چکی ہے پس میں اپنی قوم کو یہ اپیل کرتا ہوں کہ خدا کے لئے غور کریں، سمجھیں۔ آپ نے بچنا ہے تو ان اقدار سے بچیں گے جو زندگی کی اقدار ہیں۔ ان اقدار کو آپ قرآن کریم سے حاصل کر سکتے ہیں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے سوا وہ اقدار آپ کو کہیں دکھائی نہیں دیں گی

اب اسی مضمون کو آپ عالم اسلام پر چسپاں کر کے دیکھیں۔ میں اس طرح تفصیل میں نہیں جانا چاہتا جیسے میں نے پاکستان کا ذکر کیا مگر بوسنیا کے حوالے سے مثلاً میں آپ کو بتاتا ہوں۔ میں نے پچھلی دفعہ بھی بیان کیا تھا کہ بوسنیا کے مسلمانوں کی اتنی دردناک حالت ہے کہ اب تو غیر رونے لگے ہیں۔ اب تو عیسائی قوموں کے وہ سربراہ یعنی وہ صاحب اقتدار لوگ جو بہت حد تک ان باتوں کے ذمہ دار ہیں۔ اس غفلت کے مجرم ہیں کہ ایک قوم کو انہوں نے آنکھوں کے سامنے مٹاتے ہوئے دیکھا۔ ایک قوم کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کی نہایت بھیانک کوشش اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھی روک سکتے تھے اور نہیں روکا لیکن اب حالت وہاں تک پہنچ گئی ہے کہ خود وہ بھی ان باتوں کا نوحہ کرنے لگے ہیں کہ بہت ظلم ہو رہا ہے اور ہم کچھ نہیں کر سکے۔ مغربی سیاستدان اب جگہ جگہ اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور بلند آواز سے وہ باتیں کر رہے ہیں جس پر اس شعر کا مضمون صادق آتا ہے کہ ؎

رخصتِ نالہ مجھے دے کہ مبادا ظالم
تیرے چہرے سے ہو ظاہر غمِ پنہاں میرا

کہ اے ظالم! مجھے اجازت دے کہ میں اپنے غم بیان کروں ورنہ وقت آئے گا کہ تیرے چہرے سے میرا غم ظاہر ہونے لگے گا۔ عالم اسلام کی زبان تو انہوں نے کھینچ رکھی ہے یا عالم اسلام کے سربراہوں نے اپنی زبان ان کے ہاتھوں فروخت کر رکھی ہے، بیچ رکھی ہے۔ کسی کی کھینچی گئی۔ کسی کی بیچی گئی۔ عالم اسلام میں تو ان مظلوم بھائیوں کا نوحہ کرنے والا کوئی رہا نہ تھا لیکن حالت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ ان کے چہروں سے ہمارے مظلوم بھائیوں کا غم ظاہر ہونے لگ گیا ہے۔ ایسے ایسے دردناک واقعات سننے میں آ رہے ہیں۔ جو مظلوم وہاں سے لُٹ کر اور بعض اس طرح بچ کر نکلے ہیں

کہ خاندان کے سارے افراد کاٹ دیئے گئے۔ ایسے ایسے بھیانک نقشے انہوں نے دکھائے ہیں کہ جس کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بھٹیاں روشن کی گئیں اور ان کے سامنے ان کے بچے ان بھٹیوں میں جھونکے گئے اور کہا گیا یہ تمہاری آئندہ نسل ہے، دیکھو یہ کہاں جارہی ہے۔ صاحب دانش لوگوں کو ان کے سامنے پہلے بھوکا رکھا گیا۔ پھر ایک آدمی جو تعلیم یافتہ اور سربراہ بننے کی کسی پہلو سے بھی حیثیت رکھتا تھا یعنی قوم کا لیڈر بننے کی حیثیت رکھتا تھا اس کو بڑے دردناک طریقوں پر عذاب دے دے کر سب کے سامنے مارا گیا کہ ہم نے تمہارا سر بھی کاٹ دیا ہے۔ تمہارا مستقبل بھی برباد کر دیا ہے۔ تم واپس آ کیسے سکو گے۔ اتنی دردناک حالت ہے لیکن عالم اسلام کو کچھ ذرہ بھی پتہ نہیں لگا کہ یہ کیا واقعہ ہوگیا ہے۔ کتنی حسرت اور شرم کا مقام ہے کہ یہ باتیں کر رہے ہیں کہ ہم ان لوگوں کو کیسے رکھیں۔ ہمارے پاس اتنے پیسے کہاں ہیں۔ ہمارے اپنے آدمی بغیر ایڈجسٹمنٹ کے بیٹھے ہیں پھر بھی یورپ نے اتنا کمزور دیا مگر کبھی آپ سعودی عرب سے یہ بات نہیں سنیں گے۔ لیبیا سے یہ بات نہیں سنیں گے۔ دوسرے اسلامی ممالک جو تیل سے اتنے دولتمند ہو چکے ہیں کہ دولتوں کے پہاڑ لگ گئے ہیں ان کو ادنیٰ سی حیاء نہیں آئی ادنیٰ بھی اس بات کا خیال نہیں آیا کہ ان غریب بھائیوں کے اوپر وہ خرچ کریں اور عیسائی ملکوں کو کہیں کہ تم اپنے ہاتھ کھینچ لو۔ ہمیں تمہاری کوئی ضرورت نہیں ہے تم اس ظلم میں شامل اور شریک تھے۔ ہم اپنے بھائیوں کی خبرگیری کرنا جانتے ہیں۔ ان کے لئے کوئی ایک آواز آپ نے ان سے نہیں سنی ہوگی۔ کسی حکومت نے اپنے خزانے ان کے لئے نہیں کھولے۔ خزانے کیا اپنے سود کے اموال کا ایک ہزارواں لاکھواں حصہ بھی ان پر خرچ کرنے کی توفیق نہیں پائی نتیجہ یہ نکلا ہے کہ مجھے چونکہ جماعت کی طرف سے مختلف ممالک سے رپورٹیں آرہی ہیں کہ

## ہم نے بوسنیا کے مظلوموں سے رابطے کئے۔

وہاں یہ دیکھا۔ یہ کیا اُن کی ہمدردی کی۔ ان میں سے ایک خط ہے جس نے مجھے شدید تکلیف پہنچائی اور وہی خط اس بات کا موجب بنا ہے کہ میں آپ کے سامنے اسلامی ممالک کی اس بے حسی کا رونا روؤں۔ یہ بھی خیانت کی ایک قسم ہے اور بہت بڑی خیانت کی قسم ہے کہ خدا اموال دے اور جن پر خرچ کرنے کا حکم ہو۔ اور ان کا خرچ روکنے کے لئے کوئی محرک موجود نہ ہو۔ ایک غریب آدمی تو کسی کا حق مار بھی لے تو سمجھا جاتا ہے کہ چلو مجبوراً مار لیا لیکن ایک صاحب دولت جس کے اموال میں اس کے غریب بھائیوں کا حق موجود ہو جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا کہ "وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ" (سورۃ الذاریات: آیت ۲۰) قوموں کی زندگی پر ایسے مواقع آتے ہیں کہ ان کے غرباء کے ان امیروں پر حق بن جایا کرتے ہیں صدقے کی بات نہیں رہتی۔ خیرات کا معاملہ ختم ہو چکا ہوتا ہے۔ سائل اور محروم ایسے ہوتے ہیں جن کا حق تمہارے اموال میں آجاتا ہے اگر تم ادا نہیں کرو گے تو حق مارنے والے اور خائن کہلاؤ گے۔ میں خیانت کا مضمون ان پر زبردستی چسپاں نہیں کر رہا۔ قرآن کریم نے جو باتیں بیان فرمائی ہیں انہی کی روشنی میں یہ آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ ان کے اموال میں تو خدا جانے خدا کے کتنے بندوں کے حق شامل ہو چکے ہیں لیکن آج انہوں نے بوسنیا والوں کے ساتھ جو سلوک کیا ہے اس کا ردعمل آپ دیکھیں۔ ایک مغربی ملک میں جب ہمارے نمائندے میری اس ہدایت کی وجہ سے پہنچے کہ بوسنیا کے مظلوموں کو تلاش کر کے ان سے ہمدردی کی جائے۔ ان کی خدمت کی جائے۔ ان کو کپڑے دیئے جائیں اور ان کو زندگی میں بحال کرنے کے لئے اور جو بھی کوشش ہے وہ کی جائے۔ اس گروہ کی سربراہ ایک عورت تھی۔ اس نے ان سے ملنے سے صاف انکار کر دیا۔ اس نے کہا تم مسلمان ہو؟ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ میں کسی مسلمان سے نہ خود ملوں گی نہ کسی کو ملنے دوں گی۔ اس پر انہوں نے پوچھا کہ آپ کو کیا ہوگیا ہے۔ ہم مسلمان ہیں۔ ہمدردی سے آئے ہیں۔ اُس نے کہا، اپنی ہمدردیاں اپنے گھر رہنے دو۔ ہم نے مسلمان ملکوں کی ہمدردیاں خوب دیکھ لی ہیں۔ بڑی بے غیرت قوم ہے۔ اپنے مفاد کے لئے تھوڑی سی بات پر بھی بگڑ جاتے ہیں اور سب دنیا میں شور مچاتے ہیں لیکن آج ہمارا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ پوری قوم کی قوم ہلاک کی جارہی ہے۔ برباد کی جارہی ہے۔ صفحۂ ہستی سے مٹائی جارہی ہے لیکن ان کو کوئی فکر نہیں ہے تو تم مسلمان ہو تو ہم تم سے نہیں ملیں گے۔ عیسائی ہماری نگہداشت کر رہے ہیں۔ یہی ہمارے لئے کافی ہے۔ چرچوں میں بیٹھے ہوئے ہیں عیسائی منادان تک پہنچے ہیں۔ عیسائی خدمت کرنے والے رضاکار ان کو سنبھال رہے ہیں۔ لیکن وہ خود مسلمانوں سے ملنے سے گریزاں ہیں۔ تب ہمارے وفد نے ان کے نمائندہ کو سمجھایا، منت کی اور کہا کہ دیکھو! ہم وہ نہیں ہیں جو تم سمجھ رہے ہو ہم تو خود ان کے ڈسے ہوئے ہیں۔ تم بات تو سن لو کہ ہم کیوں آئے ہیں۔ چنانچہ پھر آخر ان کا غصہ کچھ ٹھنڈا ہوا۔ انہوں نے جب جا کر ان کو سمجھایا کہ یہ ہماری عالمگیر جماعت ہے۔ ہم یہ کر رہے ہیں۔ ہم تمہاری خدمت کرنا چاہتے ہیں تم سے ہمارا کوئی مفاد وابستہ نہیں ہے۔ صرف یہ مفاد وابستہ ہے کہ اگر ہم تمہاری خدمت کریں گے تو ہمارے دلوں کی بے چینی کم ہوگی۔ ہم جس عذاب میں مبتلا ہیں وہ عذاب تھوڑا سا ٹھنڈا ہوگا۔ ہم تو تمہارے غموں میں مر رہے ہیں۔ اس لئے ہمیں خدمت کا موقعہ دو۔ پھر ان کی کیفیت بدلی اور وہ کہتے ہیں کہ پھر یکسر پلٹ گئی۔ انہوں نے کہا کہ اچھا یہ مسلمان بھی دنیا میں ہوتے ہیں تو امانت میں خیانت جب بڑے بڑے لوگ کرتے ہیں جن کو خدا امیر بناتا ہے تو ان کے امارت کے دائرے بھی وسیع ہو جاتے ہیں۔ ان کو مخلوق خدا کے زیادہ حقوق ادا کرنے ہوتے ہیں۔ اگر وہ ان سے غفلت کریں گے تو جیسا کہ قرآن اور حدیث نے خبر دی ہے وہ لازماً پکڑے جائیں گے اور بہت بڑے عذاب کے سزاوار ٹھہریں گے۔

احمدیوں کو میں اس سلسلہ میں دوبارہ یہ توجہ دلاتا ہوں کہ جو اطلاعیں مجھے مل رہی ہیں ان کے مطابق ابھی تک اس قدر بے چینی کا پورا اظہار ہرگز نہیں ہوا جو میں سمجھتا ہوں کہ ہونا چاہیئے۔ جتنی زیادہ تکلیف ہے اس کا عشر عشیر بھی ابھی ہمارے احمدیوں کو نہیں پتہ کہ کیا ہوگیا ہے۔ اس لئے سارے یورپ کی جماعتیں اور مغرب کی جماعتیں جن تک میری آواز پہنچتی ہے ان کو میں توجہ دلاتا ہوں کہ خدا کے حضور آپ بری الذمہ تب ٹھہریں گے جب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کا دل لے کر پھر بنی نوع انسان کی خدمت کریں۔ ایسا دل لے کر جائیں جس کے اوپر خدا کے پیار کی نظر پڑیں۔ یہ نہ ہو کہ لوگ کہیں کہ تم کیوں تم نہیں محسوس کر رہے تم کیوں فکر نہیں کر رہے۔ خدا کہے کہ تم کیوں اتنا فکر کر رہے ہو۔ اقبال نے کہا تھا ۔

تجھے فکر جہاں کیوں ہو
جہاں تیرا ہے یا میرا

پتہ نہیں یہ کس اسلام کی آواز تھی۔ مجھے تو اس شعر کے مقابل پر قرآن کی وہ آواز سنائی دیتی ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم خدا کے جہان کا اتنا فکر کرتے ہیں خدا عملاً یہ کہتا ہے کہ تجھے فکر جہاں کیوں ہے جہاں تیرا ہے یا میرا لیکن محمد مصطفیٰؐ اُس کے تھے جس کا قرآن تھا۔ اس لئے تیرے میرے کے فرق اُٹھ چکے تھے۔ اسی مضمون کو خدا تعالیٰ نے ان لفظوں میں بیان فرمایا:

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ○

(سورۃ الشعراء: آیت ۴)

اے میرے محمدؐ! کیا تو ان کی خاطر اپنے پاک نفس کو ہلاک کر لے گا جو تیرا انکار کر کے ہلاکت کی طرف جارہے ہیں۔ پس آج مسلمانوں کو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کے دل کی ضرورت ہے۔ اسی دل سے حقیقی سچی ہمدردی کے سرچشمے پھوٹتے ہیں۔ ہر احمدی کو وہ دل اپنے سینے میں داخل کرنا چاہیئے اور اس دل کے ساتھ بنی نوع انسان کی خدمت کرنی چاہیئے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے ٭٭

٭

نوٹ:۔ مکرم منیر احمد صاحب جاوید کا مرتب کردہ مندرجہ بالا خطبہ جمعہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

(ادارہ)

# کوریا میں عیسیٰ علیہ السلام کے منتظرین کی مایوسی و نا اُمیدی

## ہے سر کو پیٹو آسمان سے اب کوئی آتا نہیں ! (مسیح موعودؑ)

از مکرم گیانی تنویر احمد صاحب خادم مبلغ پورٹ بلیئر (انڈیمان)

گذشتہ دنوں عیسائی دُنیا کی پاسی کوریا میں پھر اُبال آیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے بارے میں وقت مقرر کیا گیا۔ عیسائی دُنیا بالعموم اور کوریا کے عیسائی بالخصوص بڑی شدت سے اس خوشی کی گھڑی کا انتظار کرنے لگے کہ ان لوگوں کو جو حضرت عیسیٰ پر مکمل یقین رکھتے ہیں جنت کی طرف اُٹھایا جائے گا پھر سات سال دُنیا میں سخت خونریزی سیلاب اور قحط پڑے گا۔ اس کے بعد قیامت آجائے گی۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں امریکہ کے ایک مشہور مبشر (Evangelist.) نے ایک کتاب ڈومس ڈے (Dooms Day) لکھی جس میں عنقریب قیامت کے آنے کی پیشگوئی کی گئی اور اس سے قبل عیسیٰ علیہ السلام کی آمد اور اُن لوگوں کا جو عیسیٰؑ پر پختہ یقین رکھتے ہیں جنت کی طرف اُٹھائے جانے کا ذکر تھا۔ چنانچہ اسی کتاب کی بنیاد پر کوریا میں پادریوں نے یہ اعلان کر دیا کہ عیسیٰ علیہ السلام ۲۸ر اکتوبر کی آدھی رات کو اُن کو جو اُن پر پختہ یقین رکھتے ہیں اُٹھا کر جنت میں لے جائے گا۔ چنانچہ اس پیشگوئی کے بارہ میں ہندوستان کے اہم اخبارات میں خبریں شائع ہوئیں۔ ہندوستان کا ایک کثیر الاشاعت انگریزی اخبار لکھتا ہے کہ :۔

”سیول ۶ر اکتوبر عیسیٰ پر پختہ ایمان رکھنے والے KWAN TEA YOUNG نامی ایک شخص نے کہا ہے کہ ۲۸ر اکتوبر کی آدھی رات کو ایک بہت بڑی گرج کے ساتھ سفید پوشاک پہنے ہوئے فرشتے آسمان سے نازل ہونگے اور اُس کی فیملی (جو تین بچوں اور میاں بیوی پر مشتمل ہے) کو اور اُن سب کو جو عیسیٰ پر سچے دل سے یقین رکھتے ہیں اُٹھا کر جنت میں لے جائیں گے کمنگ ڈیز چرچ COMING DAYS CHURCH. کی طرف سے دیا ہوا شناختی کارڈ اور کچھ کپڑوں وغیرہ کے علاوہ اُس نے باقی سب کچھ فروخت کر دیا ہے اسی بات پر یقین رکھ کر بیس ہزار افراد ماؤ تھ کوریا میں اپنی جائیدادیں وغیرہ فروخت کر دیں کوریا کی حکومت کے آفیسران کے دل میں یہ پیغام دیکھ کر خوف پیدا ہو گیا ہے کہ اگر یہ (قیامت والی) پیشگوئی پوری نہ ہوئی تو ان لوگوں کا (جنہوں نے جائیدادیں وغیرہ فروخت کر دیں) کیا حشر ہوگا۔ بہت سے آفیسران کے دل میں یہ خوف بھی پیدا ہوا ہے کہ کہیں لوگ کثرت سے خودکشی نہ کرلیں۔

عیسیٰؑ پر یقین رکھنے والوں کا یہ پختہ یقین ہے کہ اُن کو ایک ریپچر (Rapture) کے ذریعہ آسمان کی طرف ٹرانسپورٹ کیا جائے گا۔

چرچ کا یہ کہنا ہے کہ واقعات اس طرح سے شروع ہوں گے کہ پہلے سات سال جنگ ہوگی۔ سیلاب آئے گا قحط پڑے گا جس کی وجہ سے دُنیا ہلاک ہوگی اس کے بعد عیسیٰؑ کے آنے کا اسٹیج تیار ہوگا۔ ......... کوریا کے بہت سے لوگ یہ یقین رکھتے ہیں کہ دُنیا کا اختتام بالکل قریب ہے۔ اس لئے اُن لوگوں نے اپنی جائیدادیں فروخت کر دیں بعض لوگوں نے اپنی فیملیاں چھوڑ دیں۔ بچوں نے اسکول جانا چھوڑ دیا۔ ملٹری آفیسران تک نے ملازمتیں چھوڑ دیں۔ عورتوں نے اسقاط حمل کروا دیا۔ تین اشخاص نے خودکشی کر لی ....... پرانے خیال کے کچھ گرجوں نے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ امن و امان بر قرار رکھیں گورنمنٹ نے گرجوں کی حرکت و سکون پر نگرانی رکھنے کے لئے خاص پولیس کا تقرر کیا ہے MR. TAHK-MYEONG-WHAN. انٹرنیشنل ریلیجس ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے ڈائریکٹر (DIRECTOR OF THE INTERNATIONAL RE-LIGOUS RESEARCH INSTITUTE) کا کہنا ہے کہ یہ واقعہ بہت بڑا سوشل خطرہ پیدا کرنے والا ہو گیا ہے۔“

(THE STATES MEN 7TH OCT - 92)
(دی اسٹیٹس مین ۷ر اکتوبر ۹۲ء)

کوریا میں اب بے چارے عیسائی لوگ آسمان کی طرف نظریں اُٹھا کر دیکھنے لگے اور بڑی شدت سے ۲۸ر تاریخ کا انتظار ہونے لگا گرجوں میں دُعائیں ہونے لگیں مگر مقررہ ۲۸ر تاریخ آئی اخبارات اور ٹی وی کے مطابق اُس دن لوگ کثرت سے گرجوں میں جمع ہو گئے۔ اسکولوں اور دفاتر میں چھٹیاں ہو گئیں اور گرجوں میں دُعائیں ہونے لگیں مگر بے حد انتظار اور دُعاؤں کے بعد لوگ بڑے نا اُمید اور بدظن ہو کر گھروں کو واپس لوٹ گئے اور پادریوں اور گرجوں سے سخت نا اُمید اور بدظن ہو گئے ہندوستان کے ٹی وی میں ۲۹ر تاریخ کی صبح کو یہ خبر سنائی اور دکھائی گئی اور نیشنل اخبارات نے بڑی بڑی سرخیوں میں اس خبر کو شائع کیا چنانچہ ہندوستان کے ایک کثیر الاشاعت انگریزی اخبار ”The Telegraph“ نے اس خبر کو اس رنگ میں شائع کیا کہ :۔

”۲۹ر اکتوبر۔ گرجوں کے پادری صاحبان نے ہزارہا افراد سے معافی طلب کی کہ اُن کا کیا ہوا وعدہ پورا نہ ہو سکا اور پیشگوئی غلط نکلی۔ COMING DAYS CHURCH والوں نے عوام سے کہا کہ ہم کو وقت مقرر کرنے میں غلطی ہوئی مزید انہوں نے یہ کہا کہ ہم عیسیٰ سے دوبارہ تعلق قائم کر کے اعلان کریں گے۔ پادریوں کے پاس کثرت سے ٹیلیفون آنے شروع ہو گئے ٹیلیفون کی کثرت کی وجہ سے انہوں نے ٹیلیفون اُٹھانے سے انکار کر دیا ......... حکومتی آفیسران نے عوام سے امن و امان برقرار رکھنے کی اپیل کی ہے کیونکہ وہ لوگ جنہوں نے اپنی جائیدادیں فروخت کر دی تھیں بے حد غصہ میں تھے اس تعلق میں عوام کی شکایات کی سماعت کے لئے حکومت کوریا نے بہت سے سینٹرز قائم کئے ہیں۔

بعض لوگوں نے بدظن ہو کر Prayer Book یا بائیبل پادریوں کے منہ پر ماری پادریوں کو تھپڑ مارے ایک پادری کو چرچ کی عبادت کی جگہ سے نکال کر پٹائی کی گئی کچھ پادریوں پر چاقو سے حملہ کر کے زخمی کر دیا گیا۔ MR. TAHK MYUNG-HWAN DIRECTOR OF THE INTERNATIONAL RELIGIONS RESEARCH INSTITUTE. جو کہ انتہائی زخمی حالت میں ہسپتال میں داخل ہیں عوام نے حکومت سے درخواست کی ہے کہ اس کو عدالت میں پیش کر کے سخت سے سخت سزا دلوائی جائے۔ چرچ کی اس ناکامی کی وجہ سے لوگوں میں انتشار پیدا ہو گیا ہے۔ چرچ والے عوام کے سوالات کے جواب دینے سے عاجز آ گئے ہیں۔

MR. REV, LEESUN-KU DOOMSDAY PRCACHER نے کوریا کے نیشنل ٹی وی پر آکر عوام سے معافی طلب کرتے ہوئے کہا کہ مقررہ تاریخ میں یہ واقعہ نہیں ہوا اس کا ہمیں افسوس ہے ہم کو وقت مقرر کرنے میں غلطی ہو گئی لیکن عیسیٰ عنقریب آنے والے ہیں۔ حکومت نے عوام سے دوبارہ معمول کی زندگی شروع کرنے کی اپیل کی ہے۔ اور چرچ کے لیڈروں سے کہا ہے کہ وہ عوام کے دوبارہ زندگی شروع کرنے میں تعاون دیں۔

(دی ٹیلیگراف ۳۰ر اکتوبر ۱۹۹۲ء)

اصل بات یہ ہے کہ جب کسی عمارت کی بنیاد غلط پڑ جائے تو اُس میں رہنے والوں کو اُس سے ہونے والے نقصانات سے خواہ وہ سیلاب کی شکل میں ہوں یا زلزلہ کی شکل میں یا کسی اور شکل میں ہوں حصہ لینا ہی ہوگا اور اُس کے نقصان کا دُکھ اُن کو پہنچے گا۔

ٹھیک اسی طرح سے اس وقت دُنیا کی دو بڑی قوموں (مسلمان اور عیسائی) کی بنیاد بدقسمتی سے اس غلط عقیدہ پر قائم ہو چکی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اور وہ آخری زمانہ میں مخلوق خدا کی اصلاح کے لئے آسمان سے تشریف لائیں گے۔ اس لئے اس غلط اور بے بنیاد عقیدہ کی وجہ سے

جو بھی نقصانات ہوں گے اُس کے نتائج کا سامنا اس غلط عقیدہ پر قائم لوگوں کو کرنا ہی ہوگا تاوقتیکہ وہ اپنے عقیدہ کو درست کرلیں۔

قرآن مجید اور مقدس بائیبل کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ ہاں ایک مسیح کی آمد ثانی کا ذکر ضرور ملتا ہے مگر وہ اسی طریق سے آئیں گے جس طرح حضرت آدم سے لے کر آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک خدا کی سنت رہی ہے۔

جہاں تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کا ذکر ہے قرآن مجید۔ بائیبل اور دیگر مقدس کتب کے مطابق وہ وقت بھی گذر چکا ہے۔ اس لئے مقررہ وقت گذرنے کے بعد جو بھی آئے گا وہ آسمان سے آئے یا زمین سے جھوٹا ہوگا۔ چنانچہ بائیبل میں دانی ایل کی پیشگوئی میں عیسیٰ کی آمد ثانی کا ذکر کرتے ہوئے ذکر ہے کہ سوختنی قربانی موقوف ہونے سے لے کر ۱۲۹۰ء میں وہ واقعہ ہوگا چنانچہ لکھا ہے:۔

اور بہت لوگ پاک کئے جائیں گے اور صاف و براق ہونگے (لوگ صاف و براق اور پاک نبی کی آمد پر کئے جاتے ہیں۔ ناقل) لیکن شریر شرارت کرتے رہیں گے۔ اور شریروں میں سے کوئی نہ سمجھے گا۔ (یعنی مسیح کی آمد ثانی نہ سمجھیں گے ناقل) پر دانشور سمجھیں گے اور جس وقت سے دائمی قربانی موقوف کی جائے گی (یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے موقوف ہوئی۔ ناقل) اور وہ اُجاڑنے والی مکروہ چیز لگائی جائے گی ایک ہزار دو سو نوّے دن (یعنی سال۔ ناقل) ہوں گے مبارک ہے وہ جو ایک ہزار تین سو پینتیس روز تک انتظار کرتا ہے۔ (یعنی اتنا عرصہ وہ مبارک شخص کام کرے گا)۔

(دانی ایل باب ۱۲ آیت ۱۰ تا ۱۲)

اسی طرح قرآن مجید اور احادیث کے مطابق بھی آنے والے مسیح کا وقت گذر گیا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی آنے والے مسیح کے بارہ میں فرمایا ہے کہ وہ تیرھویں صدی کے آخر میں آئے گا اور تمام اُمت کے بزرگان اس بات پر متفق تھے کہ عیسیٰ کی آمد کا زمانہ تیرھویں صدی کا آخر یا چودھویں کا شروع ہوگا۔ چنانچہ حدیث کی مشہور کتاب النجم الثاقب میں لکھا ہے کہ

"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْقَضَتْ اَلْفٌ وَّ مِائَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ سَنَةً يَبْعَثُ اللّٰهُ الْمَهْدِيَّ۔

(النجم الثاقب جلد ۲ صفحہ ۲۰۹)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ایک ہزار دو سو چالیس سال گزر جائیں گے تو اللہ تعالیٰ مہدی کو مبعوث فرمائے گا۔

پس اسلام اور عیسائیت کی مقدس کتب کی پیشگوئیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کی آمد ثانی کا وقت گزر گیا۔ لیکن خدا کے وعدے ہرگز غلط نہیں ہو سکتے۔

خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق عین وقت پر ایک شخص کو مبعوث فرمایا جس کا نام نامی "مرزا غلام احمدؑ" ہے اس خدا کی طرف سے آنے والے نے یہ اعلان کیا کہ میں وہی مسیح اور مہدی ہوں جس کی احادیث صحیحہ اور دیگر کتب مقدسہ میں پیشگوئیاں موجود ہیں۔ نیز فرمایا کہ:۔

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

اُس خدا کے پیارے مسیح نے ببانگ دہل یہ پُر شوکت اعلان فرمایا کہ:۔

"یاد رکھو! کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی اُن میں سے عیسیٰ ابن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اُن کی اولاد جو باقی رہے گی وہ مرے گی اور اُن میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ ابن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گی تب خدا اُن کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا۔ اور دُنیا دوسرے رنگ میں آ گئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اُترا تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴-۶۵)

پس کوریا کے اس واقعہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر ایک مرتبہ پھر مُہر تصدیق ثبت کر دی اور لوگوں نے پادریوں کی کی ہوئی پیشگوئی پوری نہ ہونے کی صورت میں "نا اُمید اور بدظن" ہو کر اخبار کے مطابق بائیبلوں کو اُٹھا کر پادریوں کے منہ پر مارنا شروع کر دیا۔

پس خوش قسمت ہیں وہ جنہوں نے وقت کے مامور کو مانا اور بدقسمت ہیں وہ جنہوں نے دانی ایل کے مطابق شریروں کی راہ اختیار کی اور انکار کیا اور ماتم کا دن دیکھا۔

ہے اُن کے گھر میں ماتم ہمارے گھر میں شادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

# ایک عجیب تحریر

از مکرم عبد المالک صاحب نمائندہ الفضل لاہور

اس مادی دُنیا میں انسان اپنے لئے کچھ نہ کچھ ضرور پس انداز کرتا ہے تاکہ آئندہ کی ضروریات یا مشکل وقت میں کام آسکے مگر بعض ضروریات ایسی ہوتی ہیں جن کا دُنیا سے تعلق ہوتا ہے۔ بعض ایسی جن کا صرف اللہ تعالیٰ کی رضا سے تعلق ہوتا ہے ان میں ایک حصہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق کہ جو کچھ میں نے تمہیں دیا ہے اسی میں سے اپنی بساط کے مطابق میری راہ میں خرچ کرو۔ خواہ علم ہو یا عقل ہو یا مال ہو یا اولاد ہو یا پھر جانی قربانی ہو۔ اور اس راہ میں خرچ کرنے والوں کے ساتھ اس کا وعدہ ہے کہ جو بھی یا جس رنگ میں بھی خرچ کروگے میں تمہیں محتاج نہیں کروں گا۔ بلکہ اس سے بڑھ کر عطا کرونگا۔ اور اس نے اس وعدہ کو ہمیشہ پورا کیا ہے۔ جماعت احمدیہ میں ہر فرد نے اپنے عہد بیعت میں اقرار کیا ہے کہ میں دین کو دُنیا پر مقدم رکھونگا۔ اور اپنی اپنی توفیق سے اس نصیحت پر عمل کرتا بھی ہے۔ مگر ایک تجربہ میں نے کیا ہے اور اس کا بے شمار برکات ملی ہیں وہ یہ کہ جب بھی امام وقت تحریک جدید یا وقف جدید کا نئے سال کا اعلان فرماتے ہیں اسی وقت جو بھی توفیق ہو وعدہ کر کے یکمشت ادا کر دیں کیونکہ اگر کوئی آپ کو ہنگامی ضرورت پڑے تو آپ پوری کرتے ہیں خواہ قرض اٹھا کر ہی کر لیں۔ اسی طرح اللہ کی راہ میں وعدہ کے ساتھ ہی ادائیگی بھی کر دیں جو بھی توفیق ہے میرا یقین ہے کہ اللہ ایسے انسان کو محتاجی سے بچا لیتا ہے۔

پس اب جبکہ حضور نے وقف جدید کے نئے سال کا اعلان فرما دیا ہے امسال احباب جو وعدہ کریں اس کے ساتھ ہی اسی کی توفیق سے ادائیگی کر دیں۔ مجھے یقین کامل ہے خدا تعالیٰ (انشاءاللہ) کہ جو اس طرح کرے گا محتاجی سے بچائے گا۔ اور رزق میں فراخی عطا فرمائے گا۔ کیونکہ سب کچھ اسی نے دیا ہے اور وہی ہر ضرورت پوری کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو امام وقت کی ہر تحریک پر اسی طرح سے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اپنی رضا عطا فرمائے۔

## پروگرام دورہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیّر ناظر بیت المال آمد

## مع

## مکرم مولوی سیّد نصیر الدین صاحب انسپکٹر بیت المال آمد

جماعت احمدیہ بنگال۔ آسام۔ مہاراشٹر کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیّر ناظر بیت المال آمد مع مکرم سیّد نصیر الدین صاحب انسپکٹر بیت المال آمد مندرجہ بالا صوبوں کی جماعتوں کے دورہ پر مورخہ ۲/۱/۹۳ سے روانہ ہو رہے ہیں۔

عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ ناظر صاحب بیت المال آمد کے ساتھ کماحقہٗ تعاون کرکے ممنون فرماویں۔

ناظر اعلیٰ قادیان

مدلل و مسکت جوابات

قسط نمبر ۱۸

# راہِ ھدیٰ

تحریر ——— ایم. کے. خالد

دیوبندی عالم محمد یوسف صاحب لدھیانوی کے رسالہ "قادیانیوں کو دعوتِ اسلام" کے جواب میں

(ادارہ)

## عقیدہ نمبر ۶

### ظہور کی تکمیل

اس عنوان کے تحت لدھیانوی صاحب نے درج ذیل اقتباس درج کیا ہے۔

"قرآن شریف کے لئے تین تجلیات ہیں وہ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے نازل ہوا۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے ذریعہ اس نے زمین پر اشاعت پائی اور مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کے ذریعہ سے بہت سے پوشیدہ اسرار اس کے کھلے۔

وبکل امر وقت معلوم۔

اور جیسا کہ آسمان سے نازل ہوا تھا ویسا ہی آسمان تک اس کا نور پہنچا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں اس کے تمام احکام کی تکمیل ہوئی اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے وقت میں اس کے ہر ایک پہلو کی اشاعت کی تکمیل ہوئی اور مسیح موعود کے وقت میں اس کے روحانی فضائل اور اسرار کے ظہور کی تکمیل ہوئی۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۵۷)

اس عبارت میں بھی کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔ تینوں چیزیں وہی ہیں جو پوری امتِ مسلمہ کے نزدیک مسلمہ ہیں۔ صحابہؓ کے ذریعے جو خدمتِ قرآن ہوئی۔ اس کے نتیجہ میں صحابہؓ کی شان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ثابت نہیں ہوتی۔ کیونکہ آپ کے فیضان کے نتیجے میں صحابہؓ کے ذریعہ اس کی اشاعت ہوئی اور مسیح موعودؑ کے زمانہ میں جو خدمتِ قرآن ہوگی اور مخالفین اسلام کے اس میں قرآن کریم کی تعلیمات پر اعتراضات اور وساوس پیدا کرنے کے نتیجہ میں قرآنی تعلیمات کی جو حکمتیں، اسرار اور فضائل کا ظہور ہو گا اور وسائل کی فراوانی کے سبب پوری دنیا میں اسرارِ قرآنی پھیلیں گے تو اس کے نتیجہ میں مسیح موعود کی شان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ثابت نہیں ہوتی کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان کے نتیجہ میں ہی مسیح موعود کے ذریعہ مسیح موعود کے زمانہ میں یہ خدمتِ قرآن ہوگی۔

سمجھ نہیں آتی کہ مولوی صاحب کو اس میں اعتراض کی کونسی بات نظر آئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ قرآن پڑھتے ہی نہیں ورنہ قرآن کی آیت ہے جو قرآن کریم کے بارے میں بتاتی ہے۔

ان من شی الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ الا بقدر معلوم

بے شمار خزائن ہیں جو زمانہ کے مطابق ظہور کرتے ہیں اسی قرآن کریم میں نہ کسی اور کتاب میں بدلتے ہوئے زمانے کے لحاظ سے جو نئے علوم پیدا ہوئے ہیں ان سے جب بھی اسلام پر حملہ کیا جاتا ہے تو قرآن کریم میں کافی و شافی دلائل موجود ہوتے ہیں اور جس قدر یہ علوم پھیلتے چلے جاتے ہیں قرآن کریم کے باطنی علوم کھل کر سامنے آجاتے ہیں۔ ان پر اگر مولوی صاحب کی نظر نہیں تو اس کا کیا علاج ہے؟ یہ مضمون تو شانِ قرآن بڑھانے والا ہے نہ کہ اس کی شان میں گستاخی ہے۔

## عقیدہ نمبر ۷

### حقائق کا انکشاف

لدھیانوی صاحب یہاں یہ اقتباس پیش کرتے ہیں۔

"اسی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی ہو اور نہ دجال کے ستر باع گدھے کی اصل کیفیت کھلی ہو اور نہ یاجوج ماجوج کی عمیق تہہ تک وحی الٰہی نے اطلاع دی ہو اور نہ دابۃ الارض کی ماہیت ہی ظاہر فرمائی گئی ہو، تو کچھ تعجب کی بات نہیں۔ (مگر بعثت ثانی میں مرزا صاحب پر یہ حقائق پوری طرح منکشف ہو گئے)۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۶۹۱ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۷۳)

لدھیانوی صاحب نے اعتراض بنانے کے لئے عبارت کے آخر میں بریکٹ میں اپنی طرف سے فقرہ درج کر دیا ہے تا اعتراض بن جائے کیونکہ اس فقرہ کے اضافے کے بغیر اعتراض بنتا ہی نہیں۔ ناظرین کرام اس عبارت کو دوبارہ ملاحظہ فرمائیں۔ یہ لفظ "اگر" سے شروع ہو رہا ہے اور "کچھ تعجب کی بات نہیں" پر ختم ہو رہا ہے۔ اس میں مرزا صاحب نے یہ نہیں بیان فرمایا کہ ان امور کی حقیقت وحی الٰہی نے آپ کو نہیں بتائی بلکہ نقطہ اگر سے عبارت شروع ہو رہی ہے کہ اگر خدا نے نہ بتائی ہو اور آپ کی بعثت ثانی میں ظاہر ہو گئی ہو تو کچھ تعجب کی بات نہیں۔

معزز قارئین! اصل بات یہ ہے کہ اس عبارت کے سیاق و سباق میں مرزا صاحب یہ مضمون بیان فرما رہے ہیں کہ مستقبل کے بارے میں جو پیشگوئیاں ہوتی ہیں ان کے بارے میں یہ تفصیل کہ وہ کب اور کیسے پوری ہونگی یہ ساری تفصیل اللہ تعالیٰ بعض اوقات اپنے نبیوں کو نہیں بتایا کرتا۔ صرف یہ خبر دیا کرتا ہے کہ فلاں بات ہوگی اور اس کی تمام جزئیات اور اخبار کی تفصیل نہیں دیا کرتا۔ جب وہ پیشگوئی پوری ہو جاتی ہے تو پھر اس کی پوری حقیقت کھلتی ہے۔ جب تک پیشگوئی پوری نہ ہو اس کی تفاصیل کے سمجھنے میں غلطی لگ سکتی ہے اور بعض اوقات نبیوں کو بھی غلطی لگ جاتی ہے۔ دوسرے یہ معروف بات ہے اور احادیث میں کثرت سے درج ہے کہ دجال کے متعلق جو پیشگوئیاں ہیں جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئیں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس جستجو میں رہتے تھے کہ دجال کون ہے۔ کب ظاہر ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ چنانچہ دخان والی حدیث پر غور کر کے دیکھیں۔

انبیاء کو بعض اوقات دور دور کی خبروں سے مطلع کیا جاتا ہے جن کی پوری کیفیت بدلتے ہوئے زمانہ میں ہی واضح ہو سکتی ہے اور پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابن صیاد کو دجال کیوں سمجھتے پس یہ حدیث قطعی گواہ ہے کہ یہ مضمون نہ صرف یہ کہ غلط نہیں بلکہ احادیث صحیحہ کے عین مطابق ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کمال ادب اور عشق کی رو سے اس بات کو اس نظر سے دیکھا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں جن کا پورا ہونا آپ کی بعثت ثانی کے ساتھ مقدر تھا خدا تعالیٰ نے بعثت ثانی کے وقت ظاہر فرما دیں۔

قارئین کو ہم دعوت دیتے ہیں کہ اگر وہ دیکھیں کہ حضرت مرزا صاحب کس قدر محمد رسول اللہؐ کے خادمانہ اور عاشقانہ عشق میں مگن ہیں تو وہ یقیناً اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ آپؑ سے آنحضرتؐ کی شان میں گستاخی کا دور کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

زیر نظر معاملہ کی مزید وضاحت خود مرزا صاحب کی اس عبارت میں موجود ہے۔ البتہ مولوی صاحب جس طرح کر بیونت سے کام لیتے ہیں اسی سے مولوی صاحب کی خیانت کا پتہ چل جائے گا۔ جو قابل اعتراض بات انہوں نے نکالی ہے وہ تو حضرت مرزا صاحب نے رسول اللہؐ کے دفاع میں ایک عاجزانہ ترسیب کے طور پر تحریر کی ہے۔ اگر لدھیانوی صاحب اس عبارت سے ملحقہ تھوڑی سی پہلی عبارت بھی درج کر دیتے تو ان کے اعتراض کی عمارت خود بخود منہدم ہو جاتی ہے۔

حضرت مرزا صاحب نے یہاں کئی ایک مثالیں پیش کی ہیں جن کی وجہ سے دشمن اعتراض کر سکتا ہے۔ مثلاً

ا۔ "یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ ایسے امور میں جو عملی طور پر سکھائے نہیں جاتے اور نہ ان کی جزئیات مخفی سمجھائی جاتی ہیں انبیاء سے بھی اجتہاد کے وقت امکان سہو و خطا ہے مثلاً اس خواب کی بنا پر جس کا قرآن کریم میں

ذکر ہے ... بعض مومنوں نے سمجھ کر ہوتا ہے۔ استدلال کا دعویٰ تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ... کا قصد کیا اور کئی دن تک ... پیش کر کے اس عمرہ مبارکہ تک پہنچے مگر کفار نے طواف خانہ کعبہ سے روک دیا اور اس وقت اس رؤیا کی تعبیر ظہور میں نہ آئی لیکن کچھ شک نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی امید پر یہ سفر کیا تھا کہ اب کے سفر میں ہی طواف میسر آجائے گا اور بلاشبہ رسول اللہ صلعم کی خواب وحی میں داخل ہے لیکن اس وحی کے اصل معنے سمجھنے میں جو غلطی ہوئی اس پر متنبہ نہیں کیا گیا تھا۔ تبھی تو سفر اختیار کرنے کی روز تک مصائب سفر اٹھا کر مکہ معظمہ میں پہنچے اگر راہ میں متنبہ کیا جاتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ضرور مدینہ منورہ میں واپس آجاتے۔ ۲۔ اسی طرح ابن صیاد کی نسبت صاف طور پر وحی نہیں کھلی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اول اول یہی خیال تھا کہ ابن صیاد ہی دجال ہے مگر آخر میں رائے بدل گئی تھی“

(ازالہ اوہام ۶۸۷ تا ۶۸۹ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۷۱ ، ۴۷۲)

بشریٰ تقاضوں کے تحت ہونے والی اجتہادی غلطیوں کی چند دوسری مثالیں دینے کے بعد فرماتے ہیں۔

”بہرحال ان تمام باتوں سے یقینی طور پر یہ اصول قائم ہوتا ہے کہ پیشگوئیوں کی تاویل اور تعبیر میں انبیاء علیہم السلام کبھی غلطی بھی کھا سکتے ہیں جس قدر الفاظ وحی کے ہوتے ہیں وہ تو بلاشبہ اول درجہ کے سچے ہوتے ہیں مگر نبیوں کی عادت ہوتی ہے کہ کبھی اجتہادی طور پر بھی اپنی طرف سے ان کی کسی قدر تفصیل کرتے ہیں اور چونکہ وہ انسان ہیں اس لیے تفسیر میں کبھی احتمال خطا کا ہوتا ہے۔ لیکن امور بدیہیہ ایمانیہ میں اس خطا کی گنجائش نہیں ہوتی کیونکہ ان کی تبلیغ میں من جانب اللہ بڑا اہتمام ہوتا ہے اور وہ نبیوں کو عملی طور پر بھی سکھلائی جاتی ہیں۔ چنانچہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہشت اور دوزخ بھی دکھلایا گیا اور آیات متواترہ محکمہ بینہ سے جنت اور نار کی حقیقت بھی ظاہر کی گئی ہے۔ پھر کیونکر ممکن تھا کہ اس کی تفسیر میں غلطی کر سکتے۔ غلطی کا احتمال صرف ایسی پیشگوئیوں میں ہوتا ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے خود اپنی کسی مصلحت کی وجہ سے مبہم اور مجمل رکھا ہوا ہے۔ اور مسائل دینیہ سے ان کو کچھ علاقہ نہیں ہوتا۔ یہ ایک نہایت دقیق راز ہے جس کے یاد رکھنے سے معرفت صحیحہ مرتبہ نبوت کی حاصل ہوتی ہے۔ اور اسی بناء پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبہو منکشف نہ ہوئی ہو نہ دجال کے ستر باع کے گدھے کی اصل کیفیت کھلی ہو اور نہ یاجوج ماجوج کی عمیق تہہ تک وحی الٰہی نے اطلاع دی ہو۔ اور نہ دابۃ الارض کی ماہیت کماہی ظاہر فرمائی گئی ہو اور صرف امثلہ قریبہ اور صور متشابہ اور امور متشاکلہ کے طرز بیان میں جہاں تک غیب محض کی تفہیم بذریعہ انسانی قویٰ کے ممکن ہے اجمالی طور پر سمجھایا گیا ہو تو کچھ تعجب کی بات نہیں اور ایسے امور میں اگر وقت ظہور کچھ جزئیات غیر معلومہ ظاہر ہو جائیں تو شان نبوت پر کچھ جائے حرف نہیں ہے“

(ازالہ اوہام صفحہ ۶۹۰ - ۶۹۱ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۷۲ - ۴۷۳)

پس اس سیاق و سباق کے ساتھ جناب لدھیانوی صاحب زیر نظر عبارت پیش کرتے تو اعتراض قائم ہونے کی کوئی بنیاد ہی نہ تھی۔

## مغالطہ نمبر ۸

## صرف چاند - چاند اور سورج دونوں

اس عنوان کے تحت لدھیانوی صاحب نے اعجاز احمدی صفحہ ۷۱ سے عربی کا ایک شعر مع ترجمہ لکھا ہے وہ ترجمہ یوں ہے

”اسی (یعنی نبی کریم) کے لئے (صرف) چاند کے گرہن کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں (کے گرہن) کا، اب کیا تو انکار کرے گا؟“

(صفحہ ۷۶)

جناب مولوی صاحب اتنے کوربا طن انسان ہیں کہ انہیں پتہ نہیں چلتا کہ اعتراض کس پر کر رہے ہیں حقیقت میں مولوی صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر اعتراض کر رہے ہیں تمام علماء جانتے ہیں کہ چاند، سورج گرہن کی پیشگوئی حضرت مرزا صاحب نے نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی تھی اور یہ بھی جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں چاند کا گرہن ہوا تھا۔ اور یہی بات حضرت مرزا صاحب نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے اظہار کے لئے بیان کی ہے اور چاند اور سورج کے گرہن کو آج تک کسی احمدی عالم نے حضرت مرزا صاحب کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فضیلت کے طور پر پیش نہیں کیا لیکن یہ مولوی اتنے جاہل ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی جو ایک مسلمہ حقیقت چلی آرہی ہے اور گذشتہ چودہ سو سال میں دین کے منکرین نے یہ سوال نہیں اٹھایا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تو صرف ایک چاند ہی کو گرہن لگا تھا اور مہدی کے لئے چاند اور سورج دو کو کیوں گرہن لگے گا۔ اور نہ ہی کسی نے اس وجہ سے مہدی کی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر فضیلت کا سوچا ہے لیکن ان مولوی صاحب کے ذہن میں فتنہ کوندا ہے کہ مرزا صاحب نے اپنی تائید میں یہ نشان پیش کر کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی فضیلت کا اعلان کیا ہے۔ یہ مولوی صاحب کی نیت کی کجی نہیں تو اور کیا ہے یہ حملہ تو بظاہر حضرت مرزا صاحب پر کرتے ہیں لیکن عملاً ان باتوں پر کرتے ہیں جو حضرت مرزا صاحب کی تخلیق نہیں بلکہ وہ مسائل دینیہ ہیں جن کی سند محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔

اگرچہ کثرت کے ساتھ علماء نے چاند، سورج گرہن کی پیشگوئی والی حدیث کو قبول کیا ہے اور ہند و پاکستان میں حضرت مرزا صاحب سے پہلے اس کا خوب چرچا تھا کہ امام مہدیؑ کے ظہور کے وقت چاند اور سورج کو گرہن لگے گا۔ لیکن اب مرزا صاحب کے دعویٰ کے بعد یہ اسے امام باقرؒ کا قول قرار دینے لگے ہیں تاکہ مرزا صاحب سے کسی نہ کسی طریق پیچھا چھڑا لیا جائے جن کے زمانہ میں ۱۸۹۴ء میں معینہ تاریخوں میں چاند اور سورج کو گرہن لگا۔

لیکن یہ الگ بحث ہے۔ یہاں زیر نظر محض یہ بحث ہے کہ چاند اور سورج دو کا گرہن ہونا حضرت مرزا صاحب کی ایجاد نہیں کہ ان پر الزام دو کہ مرزا صاحب نے اپنی فضیلت کی خاطر ایک کی بجائے دو گرہن بنا لئے ہیں۔

اسے اگر حدیث نبویؐ نہ بھی مانیں تو یہ امام باقرؒ کی پیشگوئی ثابت ہے جو سینکڑوں سال قبل گزرے ہیں۔ کروڑہا شیعہ انہیں امام مانتے ہیں۔ ان کی طرز روایت یہ نہ تھی کہ سلسلہ وار واقعات سناتے کہ انہوں نے فلاں سے سنا اور فلاں نے فلاں سے سنا بلکہ اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ان کی پرورش ہوئی۔ اور جو باتیں وہ وہاں سنتے تھے۔ وہی بیان فرما دیتے تھے۔ اس لئے ان کی بیان فرمودہ روایت کو دوسرے پیمانے سے نہیں پرکھا جائے گا بلکہ ان بزرگ ائمہ کے مقام اور ان کی نیکی اور تقویٰ کے اعلیٰ مقام اور مرتبہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے جو یہ آنحضرتؐ کی طرف منسوب کریں اسے بدرجہ اولیٰ ملحوظ رکھنا ہوگا۔ یہ مولوی صاحب مانیں یا نہ مانیں کروڑہا شیعہ امام باقرؒ کی اس روایت کو ہی ماننے پر مجبور ہیں اور سنی علماء میں سے بھی ایک تعداد اس روایت کا احترام کرتی آئی ہے اور لدھیانوی صاحب جیسے کج بحث بھی اس حقیقت سے بہرحال انکار نہیں کر سکتے کہ یہ حضرت مرزا صاحب کی بنائی ہوئی پیشگوئی نہیں۔ اگر بنائی ہے تو پھر ضرور امام باقرؒ نے بنائی ہے۔ پس کیا امام باقرؒ نے امام مہدیؑ کی رسول اللہؐ پر فضیلت ثابت کرنے کے لئے ایسا کیا تھا؟

ضمناً یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ یہ روایت حدیث کی کتاب دار قطنی میں موجود ہے جسے سنی علماء ایک پائے کی کتاب تسلیم کرتے ہیں۔

باقی ـــــــ آئندہ

**بقیہ صفحہ ۲ سے آگے**

اس وقت حضور اقدس نے فرمایا کہ میں اس عالمی جلسہ سالانہ قادیان کا افتتاح تلاوت قرآن مجید سے کرتا ہوں چنانچہ مکرم ایوب ندیم صاحب نے تلاوت قرآن مجید فرمائی اس کے بعد مکرم محمود الیاس صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام نہایت شاندار رنگ میں پڑھا جس کا پہلا مصرعہ یہ ہے

سے ہے رضائے ذات باری اب رضائے قادیاں
مدعائے حق تعالیٰ مدعائے قادیاں

نظم کے بعد محترم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ U.K نے اعلان فرمایا کہ اس بابرکت موقعہ پہ آٹھ افراد بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ اسی طرح ساری دنیا میں یہ پروگرام سننے اور دیکھنے والے لاکھوں احمدی بھی اس میں شرکت کریں گے

اس کے بعد سیدنا حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے انگریزی میں بیعت کے الفاظ پڑھتے رہے جسے بیعت کرنے والوں کے علاوہ اکناف عالم کے لاکھوں احمدی دہراتے رہے۔ یہ ایک عجیب سماں تھا کوئی آنکھ بھی ایسی نہ تھی جو اشکبار نہ ہو بیعت کے بعد حضور اقدس نے تشہد تعوذ اور تسمیہ کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھی۔ اس کے بعد آیت قرآنی:

یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ ..... کی تلاوت فرمائی اور اپنا خطاب شروع فرمایا۔

حضور نے فرمایا خدا نے آج پھر ہمیں قادیان کے عظیم الشان عالمی جلسہ میں شمولیت کی توفیق بخشی ہے آج افتتاحی جلسہ ہوا ہے۔ اس جلسہ کا آغاز ایک صد ایک سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہوا تھا۔ اس وقت کی حاضری صرف ۷۵ بتائی گئی تھی پچھلے سال محترم آفتاب احمد خان صاحب نے مجھے بتایا کہ اس وقت میرے (یعنی حضور کے) خاندان کے ہی ۷۵ افراد جلسہ سالانہ قادیان میں شریک ہیں۔ انہیں کیا معلوم تھا کہ اگلے سال (امسال) اکناف عالم سے لاکھوں لوگ اس جلسہ میں شرکت کر رہے ہوں گے۔ زمین کا ایک چپہ بھی ایسا نہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس جلسہ میں شریک نہ ہو قادیان سے اس جلسہ کے بارے میں موصولہ اطلاعات بہت خوش کن ہیں اور وہاں کے انتظامات کے سلسلہ میں مجھے بہت خوشی ہوئی ہے لیکن انہیں کیا معلوم کہ آج ساری دنیا میں اسی طرح کے انتظامات ہو رہے ہیں۔ لنگر خانے جاری ہیں۔ انگلستان سے بھی امریکہ سے بھی مشرق وسطیٰ سے بھی اطلاعات مل رہی ہیں کہ ان تمام جگہوں میں جلسہ میں شرکت کرنے والوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لنگر خانہ جاری ہے

(اس موقعہ پر لندن سے بہت زور دار نعرے بلند ہوئے)

حضور نے بتایا کہ آج دنیا کے لئے سب سے زیادہ سنگین مسئلہ عصبیت اور تعصب کا اُجاگر ہونا ہے۔ عصبیت کا بھوت آج اپنی قبر پھاڑ کر دندناتا ہوا انسانی بستیوں میں حملہ آور ہو رہا ہے۔ اگر انسان نے اس کی روک تھام کی کوشش نہیں کی تو دوبارہ دنیا ایک خطرناک اور بھیانک عالمی جنگ کی لپیٹ میں آ جائے گی میں قادیان کے اس عالمی جلسہ کے ذریعہ تمام عالم کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اگر تمہیں خدا سے تعلق ہے اور خدا سے تعلق رکھنا چاہتے ہو تو بندوں سے تعلق استوار رکھنا ضروری ہے جو مذہب قوم اور ملک سے بالا ہو۔

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت رسول کریم صلعم کے حجۃ الوداع کے خطاب کا ذکر فرمایا کہ یہ تمام دنیا کے لئے امن کا چارٹر ہے۔ یہ خطاب رہتی دنیا تک کے لئے قیام امن کے سلسلہ میں مشعل راہ ہے۔ اس خطاب کے مطابق اسلامی اقتدار میں کسی قسم کے رنگ و نسل کا فرق نہیں ہو سکتا اس سلسلہ میں حضور انور نے حضرت رسول کریم صلعم کا اسوۂ حسنہ کا عملی نمونہ بھی پیش فرمایا۔

حضور نے بتایا کہ دنیا کے تمام مذاہب کا آغاز اور بنیادی تعلیم ہمدردی کی بنیاد پر مبنی ہے۔ آج ہندو اور مسلمانوں کے درمیان منافرت کی ہوا دی جا رہی ہے یہ بات ہندومت اور اسلام کی تعلیمات سے بالکل منافی ہے جیسا کہ گیتا میں ہے

آتما ہی ہے جو انسان تمام مخلوقات عالم کو بغیر تفریق کے سمجھتا ہے اُن کا دُکھ اپنا دکھ اپنا دکھ خیال کرتا ہے وہ سب سے اعلیٰ کہا جاتا ہے جو انسان کسی سے بھی حسد اور دشمنی نہیں رکھتا اور یہ تمام مخلوق سے ہمدردی کرتا ہے اور عاجز و قانع اور صابر و شاکر ہے وہ بھگت مجھے سب سے زیادہ پیارا ہے۔

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے سکھ مذہب کے مختلف گوروؤں کی تعلیمات کے اقتباسات پڑھ کر سنائے اور فرمایا کہ سکھ مذہب کی بنیاد بھی انسانی ہمدردی کی تعلیمات پر مبنی ہے۔

اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ کے بعض کلمات پڑھ کر سنائے جو انسانی ہمدردی پر مشتمل تھے۔

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے فتنوں اور فسادات کی وجوہات میں سے ایک بہت بڑی وجہ مذہبی اختلافات بیان فرمائی۔ آپ نے ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولاً کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ تمام مذاہب کے بانیوں اور پیشواؤں کی عزت و احترام کرنا اس زمانہ کا بہت اہم تقاضہ ہے۔

اسی غرض کے لئے ہم عالمگیر سطح پر پیشوایان مذاہب کے جلسے کرتے ہیں۔ میں عالمگیر جماعت احمدیہ کو یہ تلقین کرتا ہوں کہ وہ عالمگیر سطح پر اس قسم کے پیشوایان مذاہب کے جلسوں کا انتظام کریں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ ہر مذہب میں اشتراک خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ اسی طرح یہ تمام تعلیمات اپنے اندر اشتراک کی قدریں رکھتی ہیں ایسے جلسے تمام دنیا میں جگہ جگہ قائم کرنے چاہئیں۔ اس طرح انسان کو صحیح انسان بننے میں مدد ملے گی۔

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہندوستان میں منعقد ہونے والے پیشوایان مذاہب کے جلسوں کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کے اس موقف کی تائید میں کی گئی بعض سرکردہ شخصیتوں کی تقریروں کے حوالے دیئے۔

حضور اقدس نے اپنا بصیرت افروز خطاب جاری رکھتے ہوئے بتایا کہ اس وقت دنیا میں پیدا شدہ ایک بہت بڑا خطرہ وطنیت کے تصور کو مذہب کے ساتھ باندھ کر فتنہ و فسادات پیدا کرنا ہے۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وطنیت کا جو تصور پیش فرمایا وہ عالمگیر حیثیت کا حامل ہے اور ایک وطن کو دوسرے وطن سے پیار و محبت پیدا کرنے والا ہے

حضور نے مزید بتایا کہ باوجود انتہائی ظلم و ستم کے کوئی احمدی بھی خواہ وہ پاکستان کا ہو یا بنگلہ دیش کا ہو یا ہندوستان کا ہو یا دنیا کے کسی ملک میں رہنے والا کیوں نہ ہو اپنے وطن کے ساتھ کبھی بھی غداری نہیں کرتا۔ جماعت احمدیہ باوجود مظالم کا شکار ہونے کے ہمیشہ دنیا بھر کو اعلیٰ نمونہ دکھاتی رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پچھلے سال کے جلسہ سالانہ کی کیفیت اور اس کے مناظر کو یاد فرماتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ سال قادیان میں بڑے ہی پُر اثر نظارے دیکھنے میں آتے رہے۔ وہاں اُس وقت محبت کا زندہ پیغام اُجاگر تھا۔ دور درشن۔ ریڈیو۔ اور اخبارات کے نمائندے آتے رہے اور بہت گہرا اثر لے کر گئے اور انہوں نے کہا کہ ہمارے ملک کو امن کا گہوارہ بنانا جماعت احمدیہ کی تعلیمات کے ذریعہ ہی ممکن ہو سکتا ہے۔

حضور انور نے پچھلے جلسہ سالانہ میں کی گئی آخری تقریر کے بارے میں موصولہ تعریفی خطوط کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ گزشتہ سال میری نظم میں بعض ہندی الفاظ سُن کر ایک پاکستانی رونے لگ گیا تو کسی نے اُن سے پوچھا کہ آپ کیوں رو رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ خلیفہ ہندوستان کے ہو گئے ہیں اسی لئے مجھے رونا آیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ ساری دنیا کی ہے اس کی حیثیت عالمگیر ہے۔ باقی صفحہ ۱۴ پر

# قادیان میں پلاسٹک فیکٹری کا سنگِ بنیاد
اور
## تقریبِ دُعا

قادیان ۲۴ دسمبر: سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے آج قریباً ۱۲ بجے یہاں پلاسٹک فیکٹری کا سنگِ بنیاد رکھے جانے کی تقریب عمل میں آئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۱ء کے موقعہ پر قادیان اور ہندوستان کی اقتصادی فلاح و بہبود کے لئے جو سکیمیں پیش فرمائی تھیں یہ پلاسٹک فیکٹری بھی ان میں سے ایک ہے۔

اس فیکٹری کے کام کی نگرانی کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء مبارک کے مطابق مکرم مبارز نصیر صاحب آف جرمنی تشریف لائے ہیں جو بہت ہی محنت سے فیکٹری کی عمارت کی تعمیر اور دیگر متعلقہ اُمور کی سرانجام دہی میں مصروف ہیں۔

اس تاریخی سنگِ بنیاد میں ربوہ و قادیان کے جن عہدیداران اور بزرگوں نے حصہ لیا ان کے اسماء درج ذیل ہیں۔ اس موقعہ پر ایک بکرا صدقہ کیا گیا۔

مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب۔ مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ قادیان۔ مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب۔ مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب۔ مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب۔ مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی ناظر امور عامہ۔ مکرم مبارز نصیر صاحب جرمنی۔ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ مکرم میر محمود احمد صاحب۔ مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر ناظر بیت المال آمد۔ مکرم چوہدری محمد احمد صاحب عارف ناظر بیت المال خرچ۔ مکرم منظور احمد صاحب گجراتی افسر جلسہ سالانہ۔ مکرم محمد عارف صاحب ننگلی صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت۔ مکرم چوہدری عبدالواسع صاحب صدر تحریکِ جدید۔ مکرم حبادک مصلح الدین صاحب۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب۔ مکرم مولانا حکیم محمد الدین صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت۔ مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز۔ مکرم منیر احمد صاحب خادم ایڈیٹر بدر۔ مکرم مولانا محمد احمد صاحب جلیل۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ناصر آف کینیڈا۔ مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ آف لندن۔ مکرم جمیل احمد صاحب ناصر ناظر تعلیم۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم درویش۔ مکرم یعقوب احمد صاحب۔ مکرم چوہدری عبدالرزاق صاحب عاتق درویش۔ مکرم مولوی عطاء اللہ خان صاحب درویش۔ مکرم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب۔ مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ناصر درویش۔ مکرم مستری محمد دین صاحب درویش۔

★ درج ذیل مستورات نے بھی تقریبِ سنگِ بنیاد میں حصہ لیا۔

حضرت سیّدہ اُم متین صاحبہ مدظلہا العالی۔ محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ محترمہ امۃ الحلیم صاحبہ ربوہ۔ محترمہ امۃ القیوم صاحبہ زوجہ چوہدری عبدالقدیر صاحب درویش مرحوم۔

تقریبِ سنگِ بنیاد کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے اجتماعی دُعا کروائی جس میں جلسہ سالانہ پر تشریف لائے ہوئے اندرون و بیرون ملک کے مہمانان بھی شریک ہوئے۔ حاضرین میں شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔ اللہ تعالیٰ اس فیکٹری کو ہر لحاظ سے باعثِ برکت بنا سکے۔ آمین

(ادارہ)

## درخواستِ دُعا

۱۔ مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب پریس سیکرٹری جماعت احمدیہ کا لندن میں دل کا BY PASS کامیاب آپریشن ہوا ہے۔ قارئین بدر سے موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

۲۔ خاکسار کا چھوٹا بھائی سعودیہ میں ملازمت کے سلسلہ میں گیا ہوا ہے تمام احباب جماعت کی خدمت میں السلام علیکم عرض کر کے اپنی صحت و سلامتی اور ملازمت میں برکت و ترقی کے لئے دُعا کی درخواست کرتا ہے۔

خاکسار۔ بشارت احمد حیدر

# افسوس! مکرم حکیم عبدالعلی صاحب معلم وقفِ جدید وفات پا گئے

مکرم حکیم عبدالعلی صاحب مُعلم وقفِ جدید ۲۲/۱۲/۹۲ کو ناصر آباد۔ کشمیر سے جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کے لئے کھڈولی کے مقام پر بس میں سوار ہونے کے لئے انتظار میں تھے۔ اچانک جسم میں لرزہ کی کیفیت پیدا ہو گئی اور پھر بس میں سوار ہوتے ہی فالج کا حملہ ہوا۔ یاری پورہ کے ایک دوست میر عبدالستار صاحب جو جلسہ پر آ رہے تھے بھی موجود تھے۔ انہوں نے واپس جانے کے لئے کہا لیکن اشارۃً دُعا یا کہ آپ چلیں میر صاحب نے اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر آگے بھیجوا جو قریب ہی تھا گھر بھیج دیا جہاں وہ وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اس بستی میں واحد ان کا گھرانہ ہی احمدی ہے مقامی غیر از جماعت دوستوں نے از خود ان کے تجہیز و تکفین اور قبرستان میں دفن کرنے کے انتظامات کئے اور نہایت ہی اچھے سلوک کا مظاہرہ کیا۔

ناصر آباد سے ایک سو سے زائد احباب نے آ کر جنازہ میں شرکت کی اور مقامی غیر از جماعت دوست بھی شامل ہوئے۔ مرحوم کافی ہمت اور محنت کے ساتھ خدمتِ سلسلہ کرتے رہے مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ ۲ لڑکے تین لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ بزرگان اور احباب کرام سے مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے صبرِ جمیل کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔ مولا کریم ان پر اپنا فضل و کرم فرماتے۔ آمین۔

(عبدالحمید ٹاک امیر صوبائی جموں و کشمیر)

**بقیہ صفحہ ۱۳**
اس نئے خلیفہ

کا بھی ساری دُنیا کا ہونا ضروری ہے۔ اور یہ خلافت بھی عالمگیر ہے حضور اقدس نے نہایت پُر جوش آواز میں فرمایا کہ خدا کی قسم میں آپ سب کا ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ یہ سلسلہ پھیلنا شروع ہوا ہے۔ اس کو روکنے کی طاقت کسی مولوی کو نہیں۔ اب اس وقت قطب شمالی پر بھی قطب جنوب پر بھی امریکہ میں بھی روس کے وسیع ریگستانوں میں بھی سائبیریا کے برف پوش علاقوں میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کی آواز آج گونجتی ہے۔ یہ اللہ کی تقدیر ہے اس غرض کے لئے خدا تعالیٰ نے آپ کو چن لیا ہے۔

حضور اقدس نے نہایت درد بھرے الفاظ میں اسیرانِ راہِ مولیٰ کو یاد کر کے فرمایا کہ آج ہمارے وہ بھائی محض کلمہ طیبہ پڑھنے کے جرم میں اسیر بن گئے ہیں ان کو اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں۔

اس ٹی وی پروگرام کو دیکھ کر اکناف عالم کے احمدی خوش ہیں۔ حضور اقدس نے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا خط پڑھ کر سنایا جس میں نہایت خوشگوار موسم میں جلسہ کے نہایت بابرکت ماحول میں اختتام کو پہنچنے کی اطلاع تھی اور یہ بھی اس خط میں بتایا گیا تھا کہ دس ہزار کے قریب لوگ اس جلسہ میں شرکت کر رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہم ہر کامیابی کو محض خدا کے فضل کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ ہماری انکساری ہے۔ لہٰذا حضرت محمد مصطفیٰ صلعم کے قدموں سے اپنے ہاتھ کو کبھی نہ ہٹائیں۔ اور ہمیشہ ہمارے سر خدا کے آگے ہمارا سر سجدہ میں ہو۔

اس کے بعد حضور انور نے نہایت پُر جوش آواز میں نعرۂ تکبیر اور دیگر اسلامی نعرے لگوائے تو اکناف عالم کے لاکھوں احمدیوں نے جواباً نعرے لگائے جب حضور اقدس نے حضرت مرزا غلام احمد کی جے کا نعرہ لگایا تو ساتھ ہی فرمایا کہ یہ "جے" کی آواز ساری دُنیا میں آج گونج رہی ہے!

اس کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک لمبی اور پُر سوز اجتماعی دُعا کروائی جس میں دُنیا بھر کے احمدیوں نے شرکت کی اس کے ساتھ ہی بفضلہ تعالیٰ یہ مقدس جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک

(ملخص:- مکرم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ)

# قادیان دارالامان میں ۱۰۱ ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد۔ بقیہ صفحہ اوّل

میں ظاہر ہونے والے بدترین انتقامانہ کارروائی کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام کی تعلیمات اور حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ سے اس کا دُور کا بھی تعلق نہیں بلکہ بالکل برعکس عمل ہے۔

حضور انور نے قرآنی تعلیمات اور حجۃ الوداع کے موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تاریخی خطبہ کے حوالہ سے عالمِ اسلام کو خصوصًا اور ساری دنیا کو عمومًا مذہبی رواداری اور عدل و انصاف کے ساتھ انسانی حقوق کی حفاظت کی تلقین فرمائی۔ نیز ہندوؤں اور سکھوں کے بزرگوں کی تعلیمات کا ذکر کرتے ہوئے وضاحت فرمائی کہ کوئی مذہب بھی کسی ظلم کے بدلہ میں کسی معصوم کا گلا گھونٹنے کی تعلیم نہیں دیتا۔ ان تمام مظالم اور سفاکیوں کی ذمہ داری مذہبی متشدد راہنماؤں پر ہے۔ مُلّائیت پر اس کی ذمہ داری ہے خواہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتی ہو۔

حضور انور نے اپنے خطاب میں عالمی بے چینی اور بد امنی کا ذکر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کو نصیحت فرمائی کہ جماعت احمدیہ ہی اس نازک دَور میں امن کے قیام میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے اس کے لئے بکثرت جلسہ ہائے پیشوایانِ مذاہب کے انعقاد اور انسانیت کے اقدار کو قائم کرنے اور ان کی حفاظت کے لئے ہر ممکن کوشش کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

## مختصر روئیدادِ جلسہ

اس جلسہ سالانہ کی رُوحانی مصروفیات کا خلاصہ درج ذیل ہے:-

جلسہ سالانہ کے تینوں روز دس تا ایک بجے دوپہر اور ۲-۳۰ بجے تا شام ۵ بجے دو دو اجلاسات منعقد ہوئے۔ ۲۶ دسمبر کو افتتاحی اجلاس کی صدارت محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ نے فرمائی۔ اسی طرح دیگر اجلاسات کی صدارت محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب سکندر آباد صوبائی امیر آندھرا پردیش۔ محترم محمد شفیع اللہ صاحب بنگلور صوبائی امیر کرناٹک۔ محترم مولانا محمد احمد صاحب جلیل مفتی سلسلہ ربوہ۔ محترم ڈاکٹر عبد الباسط خان صاحب کٹک صوبائی امیر اُڑیسہ نے فرمائی، جبکہ اختتامی اجلاس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعتِ احمدیہ قادیان نے فرمائی۔

## تقاریر کا پروگرام

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دُوں پر نور خطابات کے علاوہ مندرجہ ذیل احباب نے تقاریر کیں:-

۱۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان۔ بعنوان سیرت حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم (نظام حکومت کے آئینہ میں)

۲۔ محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب سکندر آباد بعنوان قرآن مجید میں مذکور صداقتیں اور جدید سائنسی تحقیقات سے ان کی تصدیق۔

۳۔ محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت۔ بعنوان وقفِ زندگی اور ہماری ذمہ داریاں۔

۴۔ محترم میر محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ۔ بعنوان سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔

۵۔ محترم سید فضل احمد صاحب پٹنہ صوبائی امیر بہار۔ بعنوان اسلام میں معاشرتی مفاسد کا حل (بزبان انگریزی)

۶۔ محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان بعنوان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ احیائے اسلام۔

۷۔ محترم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ بعنوان نظامِ خلافت کی برکات۔

۸۔ محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج حیدر آباد۔ بعنوان ازدواجی زندگی کے متعلق اسلامی تعلیمات۔

۹۔ محترم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ۔ بعنوان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشقِ قرآن کریم۔

۱۰۔ محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان و ایڈیٹر بدر بعنوان جماعت احمدیہ کے خلاف کئے جانے والے چند اعتراضات کے جوابات۔

۱۱۔ محترم مولانا حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج کلکتہ۔ بعنوان پیشوایانِ مذاہب کا احترام (بزبان پنجابی)

## بیرونی ممالک کے نمائندگان کی تقاریر

مذکورہ بالا تقاریر کے علاوہ بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے مندرجہ ذیل نمائندگان نے مختصر تقاریر فرمائیں اور اپنے ممالک میں احمدیت کی روز افزوں ترقیات اور جماعت کی قربانیوں کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا۔

۱۔ محترم بیرسٹر مبارک احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی۔

۲۔ محترم بشیر محمود احمد صاحب چیمہ نمائندہ جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا۔

۳۔ محترم محمد اکرام صاحب امیر جماعت احمدیہ پاپوا نیوگنی

۴۔ محترم عبد السمیع صاحب نون ایڈووکیٹ سرگودھا۔

۵۔ محترم احمد سوپردی صاحب صدر خدام الاحمدیہ انڈونیشیا

۶۔ محترم عبد الوحید صاحب صدر جماعت حلقہ کوبلنز ویسٹ جرمنی۔

★ ایک اور مہمانِ خصوصی بابا انوپ سنگھ بیدی کی تشریف آوری اور اُن کا خطاب بھی قابلِ ذکر ہے جو حضرت بابا گرو نانک رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے پندرھویں پُشت پر ہیں اور ڈیرہ بابا نانک میں متبرک چولہ صاحب کے متولی ہیں۔ موصوف کو جلسہ سالانہ برطانیہ ۹۲ء میں شمولیت اور حاضرین سے خطاب کرنے اور سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے خصوصی ملاقات کا شرف حاصل ہوا تھا۔ جلسہ سالانہ قادیان کے پہلے روز افتتاحی اجلاس میں اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ قادیان تشریف لائے اور حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے حضور کے ساتھ پُرلطف ملاقات کا بہت محبت اور عقیدت کے ساتھ ذکر فرمایا اور حضور نے گزشتہ سال جلسہ سالانہ قادیان پر وا ہے گورو اللہ اکبر کا جو نعرہ دیا تھا اُس کو بآواز بلند متعدد مرتبہ دُہراتے رہے۔ اور فرمایا کہ ایک کنبہ اور ایک شہر کو سنبھالنا کس قدر مشکل ہوتا ہے لیکن جماعت احمدیہ کے خلیفہ کی آج ۱۳۰ ممالک میں جے جے کار ہو رہی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آئندہ پانچ سالوں میں جماعت احمدیہ کی تعداد موجودہ تعداد سے دس گنا بڑھ جائے گی۔

## نمازیں اور درس و تدریس

جلسہ سالانہ کے بابرکت ایام میں فرض نمازوں کے علاوہ نمازِ تہجد باجماعت اور بعد نمازِ فجر مختلف موضوعات پر درس کا پروگرام بھی رکھا گیا تھا۔ سخت سردی کے باوجود مہمانانِ کرام رات کے آخری پہر اُٹھ کر نمازِ تہجد کے مقررہ وقت ۵ بجے سے بہت پہلے ہی مسجد اقصیٰ میں مرد احباب اور مسجد مبارک میں مستورات پہنچ جایا کرتیں۔ اور فجر کی اذان سے پہلے مسجد اقصیٰ اپنے صحن کے آخری کناروں تک اس طرح بھر جاتی رہی کہ سیڑھیوں پر بھی جگہ باقی نہ رہتی۔ نوافل اور فرض نمازوں میں نہایت خشوع و خضوع اور سوز و گداز سے اللہ تعالیٰ کے حضور اسلام و احمدیت کے غلبہ کے لئے دُعائیں کی جاتی رہیں۔

مندرجہ ذیل احباب کو نمازِ تہجد پڑھانے اور بعد نمازِ فجر درس دینے کی سعادت حاصل ہوئی۔

محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب قادیان۔ محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم امریکہ۔ محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر ربوہ۔ محترم مبشر احمد صاحب کاہلوں ربوہ۔ محترم مبارک مصلح الدین احمد صاحب ربوہ۔ محترم محمد اعظم صاحب اکسیر ربوہ۔ محترم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب ربوہ۔ محترم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سلسلہ۔ محترم مولانا عبد الباسط صاحب شاہد مربی سلسلہ ربوہ۔ محترم مولوی حمید احمد صاحب شمس مبلغ سلسلہ۔ محترم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ۔ محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب سکندر آباد۔ محترم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ۔

## انتظام ترجمانی

گزشتہ سال کی طرح بفضلہ تعالیٰ امسال بھی حضور انور کے خطابات اور دیگر تقاریر کے رواں ترجمہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ عربی۔ انگریزی۔ انڈونیشین بنگلہ۔ ملیالم اور تامل چھ زبانوں میں ساتھ کے ساتھ ترجمہ ہوتا رہا۔ محترم چوہدری عبد الرشید صاحب آرکیٹیکٹ لندن۔ محترم ڈاکٹر حامد اللہ صاحب U.K۔ محترم سید فضل احمد صاحب پٹنہ بہار۔ محترم رفیق احمد صاحب ثاقب مصر۔ محترم محمد ظفر اللہ صاحب ناصر انڈونیشیا۔ محترم مولوی اے ایوب صاحب۔ محترم مولوی رفیق احمد صاحب مدراسی۔ محترم مولوی اسماعیل صاحب الیپی۔ محترم مولوی ٹی۔ ایم محمد صاحب کیرلہ۔ محترم مولوی ایم ظفر احمد صاحب کیرلہ۔ محترم روشن علی صاحب بانسرہ بنگال نے ترجمہ کرنے کی خدمت سرانجام دی۔

## ڈِش انٹینا کے ذریعہ حضور کے خطابات

بفضلہ تعالیٰ قادیان میں احمدی نوجوانوں کی دو پارٹیوں نے جو سحر اور التقدام ڈش سروس کے نام سے خدمت کر رہی ہیں، حضور کے خطابات کو RELAY کرنے کے لئے اپنی اپنی ڈش کی سروسز پیش کیں۔ قادیان کے احمدی احباب سے ٹیلیویژن سیٹس عاریتاً حاصل کر کے مردانہ و زنانہ جلسہ گاہ میں رکھے گئے۔ الحمد للہ کہ حضور انور کا خطبہ جمعہ ۲۵ دسمبر اور ۲۶ و ۲۸ دسمبر کے خطابات نیز یکم جنوری ۹۳ء کا خطبہ جمعہ جلسہ گاہ اور مساجد میں تمام حاضر مہمانوں کو دکھایا اور سُنایا گیا۔ جبکہ احمدی احباب کے گھروں میں بھی ساکنین قادیان اور مہمانوں نے ڈِش انٹینا کے کنکشن سے استفادہ کیا۔

مکرم بشارت احمد صاحب آف ربوہ اور مکرم عبد اللہ صاحب آف ربوہ اور ان کے معاونین جو ہندوستان اور پاکستان سے تشریف لائے ہوئے رضاکاروں پر مشتمل تھے، کے تعاون سے اس اہم کام کو نہایت محنت اور خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

## پریس و پبلسٹی

بفضلہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے پروگرام کو نیشنل اور صوبائی سطح کے اخبارات۔ T.V اور ریڈیو نے غیر معمولی کوریج دی ہے۔ چنانچہ جلسہ سالانہ کے دنوں میں کثیر الاشاعت روزناموں۔ T.V اور ریڈیو کے ۱۳ نمائندگان تشریف لائے۔

جلسہ سالانہ کی باتصویر تفصیلی خبریں روزنامہ اجیت پنجابی۔ اکالی پتریکا (پنجابی) جگ بانی (پنجابی) نیز انگریزی اخبارات ہندوستان ٹائمز۔ کشمیر ٹائمز۔ ٹری بیون۔ انڈین ایکسپریس۔ اور ہندی اخبارات اتم ہندو۔ امر انڈیا ٹائمز وغیرہ میں شائع ہوئیں۔ (باقی صفحہ ۱۶ کالم نمبر ۳،۴)

# وقفِ جدید کے سالِ نو ۱۹۹۳ء کے آغاز کا اعلان

جیسا کہ احبابِ جماعت کو علم ہو چکا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سابقہ روایات کے مطابق مورخہ ۲۵ دسمبر ۹۲ء کے خطبہ جمعہ میں تحریک وقفِ جدید کے سالِ نو ۱۹۹۳ء کے آغاز کا اعلان فرما دیا ہے۔ عہدیدارانِ جماعت سے درخواست ہے کہ درج ذیل امور پر خاص طور پر کارروائی کر کے اپنی کارگزاری سے دفتر وقفِ جدید کو مطلع فرما دیں۔

(۱)۔ ایسے احبابِ جماعت جن کا سال ۹۲ء کا چندہ وقفِ جدید بقایا ہے، ان کو بقایا کی وصولی کی طرف خطبہ جمعہ میں نیز خاص طور پر انفرادی رنگ میں پیار و محبت سے بار بار توجہ دلائی جائے۔

(۲)۔ سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضروریاتِ حقہ کے پیشِ نظر احبابِ جماعت سے سال ۹۳ء کا وعدہ نمایاں اضافہ کے ساتھ لکھوانے کی کوشش کی جائے۔ نیز حضور انور کے ارشاد کے مطابق چھوٹے بچوں (اطفال و ناصرات) کو بھی اس بابرکت تحریک میں شامل کیا جائے۔ نیز خود بچوں سے یہ چندہ دلایا جائے تاکہ بچپن سے ہماری ننھی پود کے اندر مالی قربانی کی روح پیدا ہو۔ اس غرض کے لئے اطفال الاحمدیہ و ناصرات کا علیحدہ دفتر قائم کر کے ان کے وعدوں اور رقوم کی وصولی کا انتظام کیا جائے۔

(۳)۔ دو ماہ کے اندر حضور انور کی خدمت میں جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے بجٹ کے بالمقابل بقایا و وصولی کی پوزیشن بھجوائی جانی مقصود ہے۔ امید ہے کہ آپ خود اپنی جماعتوں کے بجٹ کا جائزہ لے کر منظم رنگ میں مہم بنا کر مسلسل وصولی کی کوشش جاری رکھیں گے۔

(۴)۔ نمائندگانِ وقفِ جدید کو بھارت کی جملہ جماعتوں میں دورہ پر بھجوایا جا رہا ہے۔ ان کے ساتھ اضافہ بجٹ و بقایا و وصولی کے سلسلہ میں امراء، صدر صاحبان، سیکرٹریانِ مال وقفِ جدید، مبلغین و معلمین کرام اور ذیلی تنظیموں کے عہدیداران سے ہر ممکن تعاون کی درخواست ہے۔

ناظم وقفِ جدید قادیان

## خلاصہ رپورٹ ۱۰۱واں جلسہ سالانہ قادیان

صفحہ ۱۵ سے آگے

اب تک ۱۷ تراشے موصول ہو چکے ہیں۔ جالندھر ٹی۔وی نے ۲۵، ۲۶ اور ۲۸ دسمبر تینوں دن تفصیلی خبریں نشر کیں۔ اسی طرح آل انڈیا ریڈیو نے بھی خبریں نشر کیں۔ قابلِ ذکر امر یہ ہے کہ ٹریبیون انگریزی اخبار نے ۲۹ دسمبر کی اشاعت میں اور ہند سماچار اردو اخبار نے یکم جنوری ۹۳ء کی اشاعت میں جماعت احمدیہ کے بارہ میں تفصیلی اداریہ شائع کیا۔

### مجلسِ مشاورت بھارت

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی پہلی مجلس مشاورت ۲۹ دسمبر کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ اس مشاورت میں ہندوستان کی ۹۰ جماعتوں کے ۱۵۵ نمائندگان نے شمولیت کی۔ جبکہ پاکستان اور دیگر ممالک سے تشریف لائے ہوئے چیدہ چیدہ صاحب الرائے احباب کو بھی بطور زائرین مدعو کیا گیا تھا۔

اس مشاورت کا پہلا اجلاس ۱۰ تا ۱۲ بجے صبح منعقد ہوا۔ جس میں محترم سید فضل احمد صاحب پٹنہ صوبائی امیر بہار نے محترم صدرِ اجلاس کی معاونت کی۔ اور دوسرا اجلاس ۲½ بجے سہ پہر سے رات ۸½ بجے تک جاری رہا۔ اس اجلاس میں محترم ماسٹر مشرق علی صاحب کلکتہ صوبائی امیر بنگال نے محترم صدرِ اجلاس کی درخواست پر معاونت کے فرائض سرانجام دیئے۔ اس مشاورت میں جہاں تینوں مرکزی انجمنوں کے سالانہ بجٹ برائے سال ۹۲-۹۳ء پر غور کیا گیا وہاں جدید پریس کے قیام کے، بدر ہفت روزہ بدر کو سہ روزہ کرنے اور مدرسہ فارغ التحصیل مبلغین کے لئے ریفریشر کورس مقرر کرنے اور مرکزی لائبریری کے معیار کو بہتر بنانے اور ڈش انٹینا کے ذریعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات کو براہِ راست اسی وقت سننے کے انتظامات کرنے کی تجاویز پر تفصیلی مشورے ہوئے۔

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
پروپرائیٹرز:
حنیف احمد کامران
حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
PHONE:- 04524 - 649.

بہترین ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور بہترین دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے۔ (ترمذی)
C.K. ALAVI RABWAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339.
(KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE

QURESHI ASSOCIATES
MANUFACTURERS — EXPORTERS — IMPORTERS
HIGHLY FASHION LADIES MADE-UP
OF 100% PURE LEATHER, SILK WITH SEQUENCES
AND SOLID BRASS NOVELTIES/GIFT ITEMS ETC.
MAILING ADDRESS } 4378/4 B. MURARI LAL LANE ANSARI ROAD, NEW DELHI-110002 (INDIA)
PHONES:- 011-3263992, 011-3282643.
FAX :- 91-11-3755121, SHELKA NEW DELHI.

SUPER INTERNATIONAL
PHONES:-
OFFI:- 6378622
RESI:- 6233389
(PLEASE CONTACT FOR IMPORT AND EXPORT GOODS OF ALL KINDS)
PLOT NO. 6. TARUN BHARAT CO-OP. SOCEITY LTD.
OLD CHAKALA, SAHAR ROAD,
(ANDHERI EAST) BOMBAY-800099.

ارشادِ نبوی
لَا تَعُدْ فِی صَدَقَتِکَ
(اپنا صدقہ واپس نہ لے)
— (منجانب) —
یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی

طالبانِ دعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS.
۱۶۔ مینگو لین کلکتہ۔ ۷۰۰۰۰۱

NIR
"ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔"
— (کشتی نوح) —
Starline
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD.
CALCUTTA-700015.
پیش کرتے ہیں:-
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے۔

YUBA
QUALITY FOOT WEAR
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
— (پیشکش) —
بانی پولیمرز۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۴۶
فون نمبرز:-
43-4028-5137-5206